لا تجد قوما يؤمنون بالله واليوم الآخر يوادون من حاد الله ورسوله

اے رسول نہ پاؤ گے تم کسی ایسی قوم کو جسکا ایمان خدا اور روز آخر پر ہو کہ وہ دشمن خدا و رسول سے محبت رکھیں

REG No A 15

علمبردار حمایت مذہب

دور جدید

مجلہ علمیہ

سہیل یمن

مدیر خاص

ابو البرکۃ مولوی سید ظفر مہدی گہر نصیر آبادی الجائسی

[illegible]

[illegible] لا یبغضک مومن ولا یحبک منافق

سہیل یمن

محبت شہ مرداں مجو ز بے پدرے — کہ دست غیر گرفت است پائے مادر او

جلد ۲ — ماہ ذی الحجہ ۱۳۴۵ھ - جون ۱۹۲۷ء — نمبر ۳

فہرست مضامین

نمبر	مضامین	مضمون نگار	صفحات
۱	منثورۃ الدرر	مدیر خاص	۲ - ۳
۲	غدیری شعاع	ایک محقق	۴ - ۱۲
۳	معرکۃ القلم	"	۱۳ - ۲۸
۴	ایک خط اور اسکا جواب	مدیر خاص	۲۹ - ۴۸

قواعد سہیل یمن

۱ یہ رسالہ ہر ماہ عربی کے پہلے ہفتہ میں شایع ہوگا

۲ سہیل کی ضخامت فی الحال ۴۸ صفحات سے کم نہوگی

۳ سہیل جملہ خریداران کے نام بذریعہ ڈاک روانہ ہوگا

۴ اگر خریدار کے پاس کسی وجہ سے نہ پہونچ سکے تو ۲۰ ماہ عربی تک دفتر میں اطلاع پہونچنے پر دوبارہ روانہ کیا جا سکتا ہے اسکے بعد ۴۰ کا ٹکٹ وصول ہونے پر بھیجا جائیگا۔

۵ سہیل کی سالانہ قیمت فی الحال ۳ اور ششماہی عہ ہوگی

۶ جملہ مراسلات و ارسال زر و خط و کتابت بنام ابو البرکات مولوی سید ظفر مہدی گہر مدیر خاص و ناشر سہیل یمن وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ ہونا چاہئے۔

۷ مضمون نگار حضرات کے مضامین اگر حدود مناسل سہیل سے متجاوز نہ ہونگے اور معیار علم پر ٹھیک اتر ینگے تو بصد امتنان شایع کیے جائینگے۔

۸ سہیل کو چونکہ آیندہ اپنے کام میں جو دینی حمایت اور مذہبی دفاع پر منحصر ہے توسیع پیدا کرنا ہے لہذا وہ بغیر استعانت حاضر خدمت نہوگا۔

۹ نمونہ کا پرچہ ۴۰ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جائے گا۔ مفت حاضر خدمت نہوگا۔

۱۰ خریداروں سے عرض ہے کہ خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیں ورنہ تعمیل ممکن نہ ہوگی

۱۱ جواب طلب امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

اغراض مقاصد سہیل یمن

۱ ہندوستان کے بہترین اہل قلم کے علمی مضامین کی اشاعت۔

۲ معاندین اسلام خصوصاً مخالفین مذہب شیعہ کے بیجا اعتراضات اور حملوں کا دفاع۔

۳ حقیقی اخلاق اسلامی کا نشر۔

۴ علمی قومی اور مذہبی اور ان ملکی معاملات پر جو مذہب سے متعلق ہونگے تبصرہ و نقد۔

۵ حضرات ائمہ معصومین علیہم السلام کے علوم و سوانح کا نشر۔

مشتہرین

اس کثیر الاشاعۃ رسالہ میں اشتہار بھیجتے وقت ذیل کا نرخنامہ ضرور ملاحظہ فرمائیں

تعداد طبع	ایک صفحہ	نصف صفحہ	ربع صفحہ
ایک سال کیلیے	للعہ	عہ	عہ
چھ ماہ کیلیے	عہ	عہ	معہ
تین ماہ کیلیے	عہ	سے ر	للعہ
ایک ماہ کیلیے	عہ ر	سے ر	عا ر

کوئی صاحب کمی اجرت کی خواہش نہ فرمائیں رعایت کی گنجائش نہیں۔ ٹائٹل پیج کے صفحات کا نرخ اسکے علاوہ ہے جو بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ اجرت بہرحال پیشگی آنا چاہئے

منثورۃ الدرر

لہریا سرائے ضلع دربھنگہ سے آٹھ سوالات میرے پاس گزشتہ ماہ مین آئے ہین جن کا جواب انشا اللہ رفتہ رفتہ سہیل کے صفحات پر نظر آئیگا سائل صاحب منتظر رہین۔

افسوس ہے کہ میرے محترم کرمفرما جناب سید شبیر حسن صاحب ترمذی کے سوالات کا جواب اب کی مرتبہ بھی سہیل مین نہ چھپ سکا کیونکہ حجم رسالہ اجازت نہین دیتا تھا اور چند ضروری جوابات تقدیم چاہتے تھے لہذا انشا اللہ آئندہ کسی نمبر مین ممدوح کے سوالات کے جوابات شائع ہونگے مطمئن رہین۔

عالی جناب پروفیسر شیخ فدا حسین صاحب کے اس مضمون سے جو جلد ۲ نمبر ۱ سہیل مین "فتح ربانی" کے عنوان سے شروع ہوا ہے ہمارے چند معزز کرمفرما متفق نہین انکے اعتراضات مجھے ملے ہین انشا اللہ حسب موقع و محل سہیل مین شائع ہونگے اور اسی وقت مین اس مضمون کے متعلق کوئی رائے بھی دے سکونگا۔

ایک بابی رسالہ نے جسکی تین منزین باعتبار انتقال تو طے ہو چکی ہین اور چوتھی باقی ہے سہیل جلد ۲ نمبر ۲ کے اس مضمون کا جواب لکھا ہے جو "بہائیانہ اسلام" کے عنوان سے شائع ہوا تھا اسکو دیکھنے والے "منہ چڑھانے" سے تعبیر کرتے ہین اس مین الزام سے بچاؤ کی صورت یون اختیار کی گئی ہے کہ رسول کو بھی جرم مین شریک کر لیا گیا اور جب رسول اس مقام تک پہنچ چکا تھا تو نفس رسول پر بھی دبی ہوئی چوٹ ترمذی والی روایت سے کی گئی اور تسلی کی تاتی مین چند عذر لنگ بھی پیش کئے گئے۔

اس تمام کا جواب جو نفس رسول پر رکیک یا گیا اسکی دفاع کی کوشش ضروری سمجھا اور چونکہ وہ ایک طویل مضمون ہو چکا تھا اسلئے رسالہ مین اور مضامین کی گنجائش نہ رہی مجھے امید ہے کہ وہ حضرات جن کے مضامین شائع نہین ہوسکے مجھے معاف فرمائینگے اور آئندہ منتظر رہین گے۔

یعنی "خمر طلاء" اور "شراب صلیب" یہ چیزیں حضرت خلیفہ دوم کی ندمائے خاص میں داخل تھیں ان پر ایک بسیط مضمون انشاء اللہ آئندہ ہوگا جس میں بر ملا "سکر و خمار" نظر آئیگا۔ ہمارا محترم مقالہ نگار منتظر ہے۔

باوجود متعدد اطلاعوں کے پھر بھی ابھی تک ہمارے بعض محترم خریداروں کے ارادوں میں کوئی جنبش نظر نہیں آتی، نہ منی آرڈر کا انھیں خیال کیونکہ تغافل شعاری کا نام مٹا جاتا ہے نہ وی پی بھیجنے کی ہمیں مجال کیونکہ عتاب کا نقش ابھرا ہوا نظر آتا ہے عجب کشمکش ہے۔

کاش ہمارے محترم حضرات اس مسئلہ پر غور فرما کر مجھے وی پی کی زحمتوں سے نجات عنایت فرمائیں ورنہ آئندہ ماہ میں وی پی کے منتظر رہیں کیونکہ یہ سہیل کا تیسرا نمبر حاضر خدمت ہوتا ہے۔

خریداران سہیل سے چند التجائیں ہیں اور مجھے امید ہے کہ حضرات انکا خیال بھی فرمائینگے۔

(۱) وہ رسالے جو ڈاک کی بدنظمیوں کی وجہ سے خریداروں تک نہیں پہنچ سکتے اور دفتر کو دوبارہ بھیجنے پڑتے ہیں اگر وہ حضرات جنکو رسالہ بار دیگر بھیجنا ہے پوسٹ ماسٹر کو ایک شکایتانہ خط بھیجدیا کریں تو تسلیم اس امر کا سدباب ہوسکے اگر سدباب بھی نہ ہوسکا تو کم از کم محکمہ ڈاک اپنی غلطیوں پر متنبہ تو ہوتا رہیگا۔

(۲) اپنا نام اور پتہ صاف تحریر فرمایا کیجیے خواہ وہ کوپن پر ہو یا دوسرا نامہ میں۔

(۳) اگر آپ خریدار ہیں تو چٹ نمبر ضرور تحریر فرمائیے کیونکہ کارکنان دفتر کا وقت بے جا خاصہ اس امتحان تجسس میں کام آجاتا ہے۔

گزشتہ اشاعت میں "امامت یزید" پر جو تبصرہ کیا گیا تھا ممکن ہے بعض حضرات کے نزدیک "مصنف" کا نام مشکوک رہ گیا ہو لہذا ایسے حضرات کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اس کتاب کے مصنف جناب مولانا مولوی ماسٹر شیخ ذاکر حسین صاحب قبلہ جعفر الرحمن مولف تاریخ اسلام و اتالیق انگریزی وغیرہ ہیں" یہی عبارت ٹائٹل پیج پر بھی ہے لہذا اب غالباً نام کا ابہام دفع ہوگیا ہو۔ ۵؍ کے ٹکٹ وصول ہونے پر یوسفی پریس سے مل سکتی ہے۔

غدیری شعاع

مسئلہ امامت میں علامہ تفتازانی کی گفتگو

شرح مقاصد مطبوعہ مصر صفحہ ۲۷۱ — وقد ذکر فی کتبنا الفقہیۃ انہ لا بد للامۃ من امام یحیی الدین ویقیم السنۃ وینتصف للمظلومین ویستوفی الحقوق ویضعہا مواضعہا ویشترط ان یکون مکلفا مسلما عدلا حرا ذکرا مجتہدا شجاعا ذا رای وکفایۃ سمیعا بصیرا ناطقا قرشیا فان لم یوجد من قریش من یستجمع الصفات المعتبرۃ ولی کنانی فان لم یوجد فرجل من ولد اسمعیل فان لم یوجد فرجل من العجم ولا یشترط ان یکون ہاشمیا ولا معصوما ولا افضل من یولی علیہم۔

ہمارے کتب فقہیہ میں اس بات کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ امت کیلیے ایک امام ضروری ہے جو دین کو زندہ اور سنت کو قائم رکھے اور مظلوموں کا انصاف کرے اور حقوق کو لیکر انکے مقامات میں صرف کرے) ضروری ہے اور یہ شرط ہے کہ وہ امام بالغ ہو مسلم ہو عادل ہو آزاد ہو مرد ہو مجتہد ہو شجاع ہو صاحب رائے و کفایت ہو حاسہ سمع و بصر رکھتا ہو قریشی ہو یا مین کرتا ہو گونگا نہو اگر قریش سے کوئی ایسا شخص ملے جو ان تمام صفتوں کا حاوی ہو تو کنانہ کی نسل کا کوئی آدمی معین کیا جائیگا اور اگر کنانی بھی صفت معینہ نہ ملے تو کوئی شخص اولاد اسمعیل میں سے معین کیا جائیگا اگر ایسا بھی نہ ملے تو بلاد عجم میں سے کوئی شخص معین کیا جائیگا لیکن یہ شرط نہیں ہے کہ امام ہاشمی ہو اور نہ امام میں عصمت شرط ہے اور نہ یہ بات شرط ہے کہ وہ جسپر والی کیا جائے ان سے افضل ہو۔

اس کے بعد ہی یہ عبارت مرقوم ہے

وتنعقد الامامۃ بطرق احدہا بیعۃ اہل الحل والعقد من العلماء والرؤساء ووجوہ الناس الذین یتیسر حضورہم من غیر اشتراط عدد ولا اتفاق من فی سائر البلاد بل لو تعلق الحل والعقد بواحد مطاع کفت بیعتہ الثانی استخلاف الامام وعہدہ وجعلہ الامر شوری بمنزلۃ الاستخلاف الا ان المستخلف غیر متعین فیتشاورون ویتفقون علی احدہم

یعنی امامت چند طریقوں سے منعقد ہوتی ہے ایک طریقہ یہ ہے کہ اہل حل و عقد کسی سے بیعت کرلیں علما اور رؤسا اور سرداران مردم میں سے مگر وہی جنکا حضور ممکن ہو اس میں کوئی عدد خاص کی شرط نہیں کرتے ہوں اور نہ اس بات کی شرط ہے کہ باقی شہروں کے لوگ بھی متفق ہوں بلکہ اگر صاحب حل و عقد ایک ہی ہو اور لوگ اسکی اطاعت کرتے ہوں تو امامت کے منعقد ہونے میں اسکی بیعت کافی ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ امام اسے اپنا خلیفہ بناوے اور اگر امام اس منصب کو بطریق شوری تجویز کرے تو یہ بمنزلہ استخلاف سمجھا جائیگا استخلاف میں اور بطریق شوری معین کرنے میں صرف اتنا فرق ہے کہ استخلاف میں شخص معین ہوتا ہے اور شوری میں وہ شخص جو خلیفہ بنایا جاتا ہے وہ غیر معین ہوتا ہے مشورہ کرکے

واذا خلع الامام نفسہ کان کموتہ فینتقل الامر الی ولی العہد والثالث القہر والاستیلاء فاذا مات الامام وتصدی للامامۃ من یستجمع شرائطہا من غیر بیعۃ واستخلاف وقہر الناس بصولتہ انعقدت الخلافۃ لہ وکذا اذا کان فاسقا اوجاہلا علی الاظہر۔

لوگ کسی ایک پر اتفاق کر لیتے ہیں بعد جب امام اپنے کو معزول کر دے تو یہ صورت بالکل ایسی ہو گی جیسے مر گیا ہو اور خلافت ولی عہد کی طرف منتقل ہو جائیگی۔ تیسری صورت امامت کے حاصل ہو جانیکی یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی شوکت یا ظلم و ستم سے لوگوں کو دبا لے۔ بس یہی بات اسکی امامت کی صحت پر دلالت کرتی ہے جب امام کو موت آجائے اور امامت کیلئے وہ شخص پیش قدمی کرے جو جامع شرائط امامت ہو اگرچہ دوسرے کسی نے بیعت کی ہو نہ پہلے امام سابق نے نص کی ہو۔ جس نے لوگوں پر غلبہ کر کے انہیں مقہور کر لیا ہو تو اسکے لیے خلافت منعقد ہو جائیگی اگرچہ وہ فاسق و فاجر کیون نہو۔

یہ وہ منقح جملے ہین جو ایک فرقہ کا امام اپنے اعتقادات کے تمسکات مین پیش کرتا ہے۔ سہیل ان تمام باتون کو بلا تعصب سمجھنا چاہتا ہے کیونکہ غدیری موسم امامت امیر المومنین کا کلمہ پڑھ رہا ہے اور اگر العیاذ باللہ کوئی اور راستہ زور دار ہے تو اس کے انصار کو شبہات کے پردون کو چاک کر دینا چاہیے تاکہ دعوی خوش کن باتون سے تجاوز کر کے استدلالی حد تک پہونچ جائے۔

شروط امامت پر نظر

علامہ تفتازانی نے جو شروط امامت کیلیے پیش کئے ہین جو گزر بھی چکے اور آئندہ ہم ان سے علیحدہ علیحدہ بحث بھی کرینگے انہیں نظر کر کے ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ یہ شرائط امام مین ضروری ہین کیونکہ شرط کے متعلق مشہور بات ہے کہ اگر وہ موجود نہو گی تو ہر گز وجود مشروط نہو گا لہذا یہ مسئلہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ امامت جب ہی ہو سکے گی جب یہ شرطین موجود ہون۔

اب اُن طریقون پر نظر کرنی چاہیے جن طریقون سے امامت ثابت ہوتی ہے منجملہ انکے ایک طریقہ بیعت ہے۔ اور کلام شارح مقاصد اسبات پر نص ہے کہ بیعت سبب انعقاد امامت ہے اس تاثیر مین کسی قسم کی شرط نہین لگائی گئی بلکہ جب اور جس وقت بیعت اہل حل و عقد ثابت ہو جائیگی امامت کا ثبوت بھی ضروری ہے۔ اس بیان سے شرائط امامت جو کچھ سابق مین بیان

کیے گئے ہین اُنکا اساس منہدم ہوگیا کیونکہ جائز ہے کہ بیعت اہل حل وعقد ایک نافہم یا دسے منافق پر واقع ہوجائے تو امامت کا ثبوت اُسکے لیے قہرًا ثابت ہوجائیگا یہی کلام بعینہ دوسری سبب مین ہوسکتا ہے اور یہی تیسری سبب مین گفتگو ممکن ہے اگر امامت کی شرطین وہی شرطین ہین تو بیعت و استخلاف و شوریٰ و قہر و غلبہ مین اسبات کی قید لگانی چاہیے کہ یہ سب جب سبب انعقاد امامت ہین جب ایسے شخص کے متعلق ہون جو ان صفات کا جامع ہو لیکن افسوس ہے کہ ایسی کسی قید کا اضافہ نہین کیا گیا جس سے دنیا اس مطلب کا استفادہ کرسکے اور اگر یہ کہا جائے کہ اگرچہ یہ قید مذکور نہین ہے لیکن قطعًا یہی مراد ہے تو معلوم ہوگا کہ ان مین سے کوئی چیز حجت مستقل نہین ہے بلکہ محتاج شرط ہے اگر وہ شرطین جو امام مین معتبر ہین پائی جائین تو وہ انعقاد امامت مین مؤثر ہونگی ورنہ اُنکی کوئی تاثیر مسلم نہین تو اس صورت مین صفات کا اثبات ضروری ہوگا اسکے بعد ان مین سے کسی طریقہ کا اثبات لازم ہوگا لیکن یہ راستہ اس حیثیت سے ابتک طے نہین کیا گیا

اثبات شروط امام

اس امر پر بھی نظر کرنا ضروری ہے کہ یہ شرطین جنکا وجود امام مین مسلم ہے یہ شرطین کتاب خدا سے معلوم ہوتی ہین یا سنت رسول سے یا اجماع سے یا حکم عقل سے جوتھی بات کے تو وہ قائل ہی نہین یا یون کہون کہ اپنے مطلب کی اگر تائید ہوتی ہو تب تو وہ حکم عقلی سے استدلال کرتے ہین ورنہ وہ یہ قول اختیار کرتے ہین کہ عقل کا کوئی حکم نہین ہے جو کچھ ہے وہ حکم شرعی ہے مگر مذہب مشہور اشاعرہ یہی ہے کہ عقل اچھا بھی ہے نہ بُرا وہ کسی حسن و قبح عقلی کے قائل نہین قرآن مجید مین بھی ان صفتون کا کوئی تذکرہ موجود نہین ہے سنت رسول بھی انکے نزدیک ان تینون سے خالی ہے اور اجماع اگر ہو بھی تو کوئی دعویٰ اجماع کے متعلق نہین کیا گیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف تالیف قلوب کے لیے کچھ اوصاف لیے گئے ہین ورنہ امام کا فسق جب مضر امامت نہین سمجھا گیا تو تمام دوسرے صفات خاک مین ملے ہوئے ہین یہ بات جو ہم نے کہی کہ فسق مضر امامت نہین [illegible] کوئی بات نہین ہے بلکہ تمام اہل سنت جماعت [illegible] کئے ہوئے ہین اور قول محققین علماء سابقین [illegible] کہ فسق مضر امامت نہین عقائد نسفی ص ۱۱۳ مین منجملہ عقائد اس مسئلہ کا تذکرہ ہے ۔ ولا ینعزل الامام بالفسق شارح نے فسق کی تعریف ان الفاظ مین کی ہے ای الخروج عن طاعۃ اللہ ۔ والجور اسکے معنی یہ ہین کہ فسق اور جور کے سبب معزول نہوگا اگر وہ ہر گناہ کرے اور اطاعت خدا سے خارج ہو جائے جب بھی معزول نہونگے قابل تحسین اس معزول نہونیکی دلیل قابل ملاحظہ اہل عقل ہے

لانہ قد ظہر الفسق وانتشر الجور من الائمۃ و الامراء بعد الخلفاء الراشدین والسلف کانوا ینقادون لہم ویقیمون الجمع والاعیاد باذنہم ولا یرون الخروج علیہم۔

یعنی اس لیے امام میں فسق قادح نہیں ہے کہ بعد خلفاء راشدین فسق و ظلم ائمہ و امراء کا منتشر اور شائع ہوا اور باوصف تشیع فسق و ظلم پھر بھی گزشتہ سلف لوگ انکے مطیع و فرمانبردار رہے اور جمعہ و عیدین کی نمازیں ایسے فاسقوں کے اذن سے پڑھتے رہے اور کسی ایک نے بھی ان سے جنگ کرنیکی تجویز پیش نہیں کی۔ انتہی۔

اس سے بالاتر اور عبرت کیلیے کون سی بات زیبا ہو سکتی ہے کہ امام کے فسق کا اقرار اور جور و ظلم کا اعتراف ہے اور پھر قابل عزل اسلیے نہیں ہے کہ سلف انکے مطیع تھے معلوم ہوا کہ سلف کا فعل حجت ہے اگرچہ وہ مخالف قول خدا و رسول ہو یہ تو وہی دلیل ہے جسکو کفار اپنے رسم صنم پرستی کی باقی رکھنے کیلیے پیش کرتے تھے کہ انا وجدنا علیہ اباءنا ہمنے تو اس مسلک پر اپنے آباؤ اجداد کو پایا (لہذا ترک رسم نہیں کر سکتے) لیکن اس ہٹ دھرمی کا جواب بھی وہی ہے جو اس موقع پر قرآن نے دیا ہے اولو کان اباؤہم لا یعقلون الخ یعنی اگرچہ انکے باپ دادا بے عقلی سے ایسا کرتے ہوں جب بھی یہ ایسا ہی کرتے رہیں گے۔!

ایک مطلب کا اعتراف

بڑی بات حل ہو گئی اور خدا کا احسان کہ لکھنے والے کو ایک مطلب کے اثبات میں دوسرے مطلب کا خیال نہ رہا اور یہ غیبی مدد ہیں جنکو سلوی و من الٰہی کہہ سکتے ہیں وہ یہ کہ بعد خلفاء راشدین فسق و جور ائمہ کا معلوم ہے اور انکی حدیث ظلم شائع و مشتہر ہے لہذا اعتراف معلوم ہو گیا کہ معویہ حاکم فاسق و جابر تھا مجھے یہ بات پر ہنسی آتی ہے کہ تمام صحابہ کے عادل ہونے کا دعویٰ ایک طرف ہے اور معویہ کے فسق کا اعلان ایک طرف ہے چونکہ دوسرا جملہ قطعاً صحیح اور بجا ہے لہذا پہلا جملہ اور دعوے اول غلط اور غیر صحیح ہے اور یہ ایک عجیب چیز ہے جسمیں قدرت جالب العبرت کا تماشا نظر آ رہا ہے۔

اس دلیل نمبر کے بعد ایک دوسری دلیل لکھی گئی ہے جسکے عربی الفاظ یہ ہیں ولان العصمۃ لیست بشرط الامامۃ ابتداء فبقاء اولیٰ اسلیے کہ عصمت امام میں ابتداءً شرط نہیں ہے تو اسکا باقی رہنا کیونکر شرط ہو سکتا ہے لہذا امام فاسق ہو سکتا ہے عصمت کا امام میں شرط ہونا یقیناً مذہب کو مضر ہے اسلیے اہلسنت کا فریضہ ہے کہ وہ اسکو شرط قرار نہ دیں ورنہ انکے مذہب و دین کا اساس منہدم ہو جائیگا کیونکہ جن لوگوں کو انہوں نے امام تسلیم کیا ہے انمیں عصمت کا پتا نہیں معلوم ہو سکتا بلکہ کوسوں دور ہے بلکہ عصمت کے خلاف ارتکاب ہوا ہے تو کیا ذکر ہے یہ بات بہتوں کو معلوم ہے اسیوجہ سے عدم اشتراط عصمت اس ضرورت کی بنا پر ضروری معلوم ہوا لیکن یہ یاد رہے کہ اپنی ضرورت کے سبب سے کسی شے کا ذکر کرنا یا حذف کرنا بغیر دلیل مسلم ایک ایسی بدعت ہے جو واجب الاحتراز ہے اور

کسی وقت مین بھی واجب الاتباع ہونیکے قابل نہین ہوسکتے خصوصًا اسوقت جب امام مین عصمت کا اشتراط بدلیل قطعی معلوم ہو۔ اس صورت مین تو من گروہت مقابلہ دلیل واجب الاتباع مین آجائیگی جسکا قاعل اگر ملتفت ہے تو قطعًا کافر ہے۔

ابن حجر سے حجر زادہ ہونیکے بعد تعجب نہین

کہ وہ دلیل کو دلیل جہالت سمجھتا ہے چنانچہ صواعق مطبوعہ مصر ص۵ پر یہ عبارت ہے۔

ومن جہالاتہم ایضا قولہم ان غیر المعصوم یسمی ظالما فیتناولہ قولہ تعالی لا ینال عہدی الظالمین ولیس کما زعموا اذ الظالم لغۃ من یضع الشی فی غیر محلہ وشرعا العاصی وغیر المعصوم قد یکون محفوظا فلا یصدر عنہ ذنب او یصدر عنہ ویتوب منہ توبۃ نصوحا فالآیۃ لا تتناولہ وانما یتناول العاصی۔

یعنی منجملہ جہالات فرقۂ شیعہ یہ ہے کہ غیر معصوم کو ظالم سمجھتے ہین اور جب وہ اسے ظالم سمجھتے ہین تو قول باری لا ینال عہدی الظالمین اسکو شامل ہو جائیگا پس وہ منصب امامت سے محروم ہو جائیگا۔ حالانکہ ایسا نہین ہے کیونکہ ظالم کے معنی لغت مین اس شخص کے ہین جو کسی شے کو بے موقع استعمال کرے اور شرع مین گنہگار کو کہتے ہین اور غیر معصوم محفوظ ہوتا ہے اور اس سے کوئی گناہ سرزد نہین ہوتا یا صادر ہوتا ہے اور اس سے وہ توبہ نصوح کر لیتا ہے آیت اسے شامل نہین ہوسکتی اگر شامل ہے تو صرف عاصی کو۔ انتہی

یہ ہماری دلیل تھی جسکو ابن حجر نے جہالت سے تعبیر کی ہے لیکن ارباب نظر اور اہل علم اگر ان جملون کو بنگاہ نقد و تبصرہ دیکھینگے تو انہین معلوم ہو جائیگا کہ جاہل کون ہے اور جہالت کی بو کس کے کلام مین ہے۔ اگرچہ ہم اسکی توضیح سابق مین مجلہ علمیہ سہیل مین کر چکے ہین لیکن وہ وعدہ جو ہم اسکے متعلق مزید تقریر کا کر چکے ہین اسکے وفا کرنے کا وقت ہے اس لئے ہم اسکو اس طرح ذکر کرنا چاہتے ہین کہ وہ ہمارا وعدہ وفا ہو جائے۔ وبہ الاستعانۃ ومنہ التوفیق۔

ابن حجر کا یہ قول کہ جہالت ہے یہ مجرد دعوی ہے اسلئے وہ اولی بالجہالۃ ہے یہ ارشاد کہ لغۃً ظلم کے معنی شے کا بے موقع استعمال کرنا ہے لہذا ابن حجر پر لازم ہے کہ وہ سجدہ جو اصنام کو کیا گیا اسے بے موقع خیال کرے اور اگر وہ ایسا نہ کرے اور اسکو با موقع خیال کرے تو اسے لازم ہے کہ وہ اپنے اسلام مین قدح کرے ورنہ ہمین تو بہرحال وہ روک نہین سکتا۔ یہ ارشاد کہ شرعًا عاصی کو کہتے ہین یہ درست بجا ہے لیکن اس بنا پر بھی عصیان اسکے ائمہ مین ثابت ہے اول مرتبہ مین کفر اور آخر مرتبہ مین نزاع مسئلہ دوات و قرطاس مین اور جبکہ اسنے تکلف مین یہ فرمایا کہ غیر معصوم کبھی گناہ سے محفوظ رہتا ہے اس سے کوئی گناہ سرزد ہی نہین ہوتا تو جوابًا عرض ہے کہ پھر آپ سے غیر معصوم کیون کہتے ہین اسکا نام معصوم رکھیئے یہ جواب

اسکا نہیں ہو سکتا کہ جو گناہ کر سکتا ہے لہذا امام اسے معصوم نہیں کہہ سکتے کیونکہ یہ تو مت تو انبیا میں بھی ہے ایسا نہیں ہے کہ نہیں گناہ کی قدرت ہی نہ ہو اور اگر ایسا ہو گا تو انکی طاعت مجبوری کی طاعت ہوگی جو قابل مدح نہیں لہذا کہنا باطل ہے یہ فرمانا کہ یا گناہ تو سرزد ہوتا ہے مگر وہ فوراً توبہ نصوح کر لیتا ہے تو معاصی نہ ہو گی یہ معنے غلط ہیں یہ اگر ویسا ہی تو اسقاط عذاب آخرت میں سنا ہیں کہ اس سے نفی معصیت کریں اور نفی معصیت کیونکر ہو سکتی ہے دوسرا کا لیکر توبہ کا وجود خود صدور گناہ پر اول دلیل ہے ۔ توبہ میں قید نصوح کا بڑھانا کسی طرح مفید نہیں ہو سکتا لوگ جب بہ نیت میں تو توبہ نصوح ہی کا ارادہ کر کے کرتے ہیں لیکن وہ قبول ہوتی ہے یا نہ جو کے خیال میں قرآنی آیت ہوگی جس میں اصحاب کے عفو کے متعلق عفو کا وعدہ جناب باری نے کیا تھا اور لاریب کہ وہ عفو توبہ کے بعد ہی ہوا ہو گا اور یہ بھی معلوم ہے کہ ایسے ان عقود اصحاب جو صحابہ کبار میں معدود ہوں انہوں نے توبہ نصوح ہی کی ہو گی مگر جیسے حسین میں بعض قرآنی حدیں ہی منظر ہیں آیا اس سے صاف ظاہر ہے کہ توبہ انسان کو معصوم نہیں بنا سکتی یہ جہالت ہے کہ عاصی اسی کے نظر میں معصوم دکھائی دے اسکے علاوہ ہم تو آپ کے مسلمات کے بنا پر آپکے مسلمہ قاعدہ کے بنا پر آپ پر آیہ کریمہ سے الزام دیتے ہیں وہ یہ کہ امام میں عصمت شرط نہیں ہے یہ آپکا مسلمہ ہے آیہ کریمہ کا بیان ہے کہ امام میں عصمت شرط ہے لہذا ہمارا دعوی ہے کہ آپ نقلی دلیل کے مقابلہ اپنے قول باطل سے کیا کہتے دو ہی قسمیں علی سبیل الحصر ہیں یا ظالم یا غیر ظالم اگر دوسروں پر نہیں بلکہ اپنے نفس پر کسی نے ظلم کیا ہو کسی وقت میں تو اسپر ظالم کا اطلاق ہو گا اور جب ظالم کا اطلاق ہو گا تو وہ بنص آیہ کریمہ ممنوع الامامۃ ہے اور آپکے حضرات کی رائے میں جائز الامامۃ ہے جہنے ظالم اور غیر ظالم میں جو حصر کیا وہ سب کے نزدیک مسلم ہے اور یہی حصر اپنی جہالت سے حصر عقلی کے درمیان میں واسطہ پیدا کرتا ہے اور جب آپ کے نزدیک عصمت شرط نہیں ہے تو جیسی ابتداً فسق مضر نہیں ویسی ہی انتہاءً بھی فسق مضر نہیں ہے پھر یہ کیا کہ فسق اگر درمیان میں ہو جائے تو مضر امامت نہیں لیکن وقت انعقاد امامت مضر ہے اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ظالمین کے منع پر آپ بھی ایمان لائے ہوئے ہیں لیکن جہالت کی وجہ سے اسپر عمل نہیں کرتے امام فخر الدین رازی نے جلد اول تفسیر صفحہ ۱۱۷ میں تحریر کیا ہے ۔

المسئلۃ الخامسۃ قال الجمہور من الفقہاء والمتکلمین	(پانچواں مسئلہ) جمہور فقہا و متکلمین نے کہا ہے کہ امامت کی اہلیت فاسق کیلیے
الفاسق حال فسقہ لا یجوز عقد الامامۃ لہ واختلفوا فی	حال فسق میں امامت کا منعقد کرنا جائز نہیں ہے اور اس بات میں اختلاف
ان الفسق الطاری ہل یبطل الامامۃ ام لا واحتج الجمہور	ہے کہ اگر وقت انعقاد امامت فسق نہ تھا جو بعد انعقاد امامت میں طاری ہو گیا ہو

على ان الفاسق لا يصلح ان ينعقد له الامامة بهذه الآية ووجه
الاستدلال بها من وجهين الاول بيان ان قوله لا ينال عهدي الظالمين
جواب لقوله ومن ذريتي وقوله ومن ذريتي طلب للامامة التي ذكرها الله تعالى
فوجب ان يكون المراد بهذا العهد هو الامامة ليكون الجواب مطابقا للسؤال
فتصير الآية كانه تعالى قال لا ينال الامامة الظالمين وكل عاص فانه ظالم
لنفسه فكانت الآية دالة على ما قلنا فان قيل ظاهر الآية يقتضي انتفاء
كونهم ظالمين ظاهرا وباطنا ولا يصح ذلك في الائمة والقضاة قلنا
اما الشيعة فيستدلون بهذه الآية على صحة قولهم في وجوب العصمة ظاهرا
وباطنا واما نحن فنقول مقتضى الآية ذلك الا انا تركنا اعتبار الباطن
فيبقى العدالة الظاهرة معتبرة انتهى بقدر الحاجة منه۔

تو وہ امامت تو باطل کر دیگا یا نہیں جمہور نے اپنے مطلب پر (یعنی
فاسق کیلیے عقد امامت جائز نہیں) اسی آیۃ (لا ینال عہدی الظالمین) کا
سے استدلال کیا اور تقریر استدلال دو طریقوں سے ہو سکتی ہے پہلے
اسطرح کہ ہمنے یہ بات بیان کر دی ہے کہ لا ینال عہدی الظالمین ومن ذریتی
کا جواب ہے اور ومن ذریتی کہنے کا مقصود یہ تھا کہ ذریت کو بھی وہ امامت دیجائے
جسکا ذکر جناب باری نے فرمایا ہے تو واجب ہوگا کہ اس عہد سے مراد عہدہ
امامت ہو تاکہ سوال سے جواب مطابق ہو جائے اب محصل آیت یہ ہوا کہ
کسی ظالم اور کسی عاصی کو امامت کا عہدہ نہ ملیگا کیونکہ وہ اگر غیر پر ظلم
نہیں کرتا تو اپنے نفس پر ضرور ظلم کرتا ہے تو لامحالہ آیت اس
بات پر دلالت کرتی ہے کہ فاسق کو عہدہ امامت نہ پہونچیگا۔

اگر یہ کہا جائے کہ ظاہر آیت تو اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ نہ ظاہر میں ظالم ہو نہ باطن میں اور یہ ایسی چیز ہے جو آئمہ و قضاۃ میں نہیں ہو سکتی تو ہم کہینگے کہ شیعہ تو اپنے اس دعویٰ پر کہ امام میں عصمت واقعیہ شرط ہے یعنی ظاہر اور باطن دونوں میں عصمت معتبر ہونی چاہیے اس آیت سے استدلال کرتے ہیں لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ آیت یہی چاہتی ہے ضرور کہ جس طرح ظاہر میں امام ظالم نہو ویسی ہی باطن میں بھی نہو مگر ہمنے صرف ظاہر کے اعتبار پر اکتفا کر لی اور باطن کا اعتبار چھوڑ دیا انتہی۔ اس عبارت میں بیانیہ مسلک پر نظر کرنا چاہیے کہ اسبات کا اعتراف ہے کہ آیت اپنی دلالت سے ایسا ہی چاہتی ہے جیسا کہ شیعہ کہتے ہیں لیکن اعتبار باطن سے عدول کر لیا اور صرف ظاہر پر اکتفا کر لی تو اب وصلاح ظاہر کا اعتبار ہے۔

بھلا اس جرئت و جسارت کی کوئی انتہا ہے کہ بعد آیت اعتراف کے بعد ترک کر دیا جائے اور اپنے نفسانی اعتراض مقدم رکھے جائیں کاش امام فخرالدین رازی وہ وجہ بھی لکھ دیتے جس وجہ سے انہوں نے اعتبار باطن سے قطع نظر فرمائی ہے کہ خدا کے بندوں اور قرآن کے شیدائیوں کے سامنے ان کا عذر ہو جاتا لیکن عقل تو سلیم تخصیص قرآن مجید کیلیے کافی سمجھا ایک ایسی خیانت ہے کہ کسی مذہب میں بشرطیکہ وہ قرآن پر قائم رکھتا ہو قابل عفو نہیں رکھا اس سے اسبات کا پتا نہیں ملتا کہ اس مذہب کے اہلسنت کے علماء میں تقویٰ اور خدا کا خوف ہرگز نہیں وہ اپنے مطلب کیلیے آیات قرآنیہ میں بلا وجہ تصرفات ناجائز کرتے ہیں

جس کیلیے کوئی اجازت عقل و نقل میں موجود نہیں کی تقریر سے صاف آشکار ہے مدعا اہل تشیع کا بہ سبب حجیت تسلیم کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مقتضائے آیت تو وہی ہے جس کے شیعہ قائل ہیں لیکن ہمنے یہ بات اختیار کی یہ مطلب صریحی طور پر صحابہ میں یوں ادا ہو سکتا ہے کہ فیصلہ نبی تو مسئلہ امامت میں قرآن سے مقابلہ وہ مدلول پر عمل ہے لیکن بعض ضرورت قرآن کی مخالفت کی کوئی دیرینہ رسم سے پہنچے کہ وہ اتباع قرآن کر رہ گیا جس کا ابتدا کو دعوی تھا کیا یہ لوگ آپکے حق میں سابقین میں نہیں جو یہ قرآن کی مخالفت پر کمر باندھے ہوئے ہیں کیا اسکا نام تحریف فی القرآن نہیں کیا یہ مصداق من فسر القرآن برأیہ فلیتبوأ مقعدہ من النار کا مصداق نہیں کیا تم خود اس علم اشتراط عصمت پر عامل نہیں ہو سبب سمجھے ہو گے لیکن تاوجہ تاثیر آبائی سمجھ پر عمل کرنے نہیں دیتا۔ کاش ابن حجر پر یہ اعتراف پیش کر کے اس سے پوچھا جاتا کہ اب بتائیے کہ جاہل کون ہے مگر سوائے سخن کے ماتم کرنے کے جرأت نہ ہوتی۔

اب اس تقریر سے صاف آشکار ہو گیا کہ قرآن نے امام میں عصمت کی شرط لگائی تھی لیکن اہلسنت نے اسوجہ سے کہ انکے آئمہ اور خلفا میں وہ دستیاب نہیں ہوئی اس شرط کو کاٹ دیا اب قرآن ہماری طرف ہے اور وہ اپنی رائے کی طرف ہیں۔

وما کان لمومن ولا مومنۃ اذا قضی اللہ و رسولہ امرا ان یکون لہم الخیرۃ من امرہم ومن یعص اللہ و رسولہ فقد ضل ضلالا مبینا۔

(احزاب) کسی مومن اور مومنہ کو کوئی اختیار اسوقت جب خدا و رسول کسی بات کا حکم دیدیں نہیں ہے اور جو شخص عصیان خدا و رسول کریگا وہ گمراہ ہو گیا اس قسم کی گمراہی جسپر کوئی پردہ و حجاب نہیں ہے۔

جب خدا نے اعتبار عصمت کا حکم دیدیا جو مدلول آیت کریمہ باعتراف خصم ہے تو ان کو کسی قسم کا اختیار حاصل نہیں کہ وہ اس کی تبدیلی کریں یا اسمیں کسی قسم کی تخصیص پیدا کریں اس بنا پر خلفا کا قبول منصب کرنا یا امامت کی خواہش کرنا کھلا ہوا فسق تھا جسکا کوئی جواب نہیں اور انکے لیے عقد امامت ہر طرح ناجائز تھا کیونکہ خروج بر امام سابق وقت عقد امامت بھی عصمت ظاہری سے متصف تھی۔ امام فخر الدین رازی نے صرف یہیں نہیں بلکہ دوسرے مقام پر بھی اس مدلول آیت کا اعتراف کیا ہے چنانچہ وہ اسی آیت کے ذیل میں صفحہ ۱۸۱ میں تحریر فرماتے ہیں۔

المسئلۃ الرابعۃ قولہ انی جاعلک للناس اماما یدل علی انہ — چوتھا مسئلہ انی جاعلک للناس اماما کے بیان میں ہے

سے جس نے قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کی وہ کافر ہو گیا یا وہ اپنی جگہ جہنم میں بنا لے ۱۲

عليه السلام كان معصوما عن جميع الذنوب لان الامام هو الذي يوتم به ويقتدى فلو صدرت المعصية منه لوجب علينا الاقتداء به في ذلك فيلزم ان يجب علينا فعل المعصية وذلك محال لان كونه معصية عبارة عن كونه ممنوعا من فعله وكونه واجبا عبارة عن كونه ممنوعا من تركه والجمع بينهما محال۔

یہ قول باری اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جناب ابراہیم تمام گناہوں سے معصوم تھے کیونکہ امام وہ ہے جسکی لوگ پیروی اور اقتدا کرتے ہیں اگر ان سے کوئی معصیت سرزد ہو تو پھر اقتدا انکی امامت کی سبب سے واجب ہو جائیگی اور جب اقتدا واجب ہو جائیگی تو گناہ کرنا ہم پر واجب ہو جائیگا اور یہ محال ہے کیونکہ معصیت وہ چیز ہے جسکا کرنا ممنوع ہے اور واجب وہ چیز ہے جسکا ترک کرنا ممنوع ہے پھر ان دونوں میں جمع کرنا تکلیف مالایطاق ہے اور یہ صدور گناہ کی تجویز سے لازم آئیگا لہذا صدور گناہ کی تجویز محال ہے۔

اس تقریر سے صاف ظاہر ہے کہ امامت میں گناہ سرزد ہونا لازم ہے اور شرط امامت عصمت ہے لہذا جن لوگوں میں معصیت کا صدور معلوم ہے انکی امامت اسی تقریر سے باطل ہے کیونکہ اگر مجرم امام ہوگا تو اسکی اقتدا بحیثیت امام ہونے کے واجب ہوگی لہذا جرم میں اقتدا واجب ہوگی حالانکہ جرم کا ارتکاب حرام ہے لہذا امام میں عصمت کا شرط ہونا باطل ہے۔ اب جہاں ان باتوں پر نظر ڈالی ہے وہاں یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ اثنا میں اگر فسق طاری ہوگیا تو وہ امامت کو باطل نہیں کرسکتا حالانکہ لاینال عہدی الظالمین کا کھلا ہوا مطلب ہے کہ کسی وقت بھی ظالم تک امامت نہیں آسکتی لیکن خدا کچھ کہے اہل ظلم تک امامت پہونچ جائے گی اور زمانۂ امامت کے اثنا میں اگر فسق طاری ہوگیا تو امامت ظلم سے معانقہ کرسکتی ہے یہ بھی مخالفت قرآن ہے اور صریح مخالفت ہے لیکن اس فرقہ نے یہ خیال کیا کہ حضرت عثمان دوران زمان امامت میں صحابہ نبی کے نزدیک واجب القتل ٹھہرے اور وہ جرائم عمل میں لائے جن کی سزا انکے نزدیک قتل تھی تو کہیں ایسا نہو کہ انکی امامت اس وجہ سے باطل ہو جائے۔ لہذا یہ مسئلہ تراشا گیا کہ اگر اثنائے زمان امامت میں فسق طاری ہو جائے تو مضر امامت نہوگا تاکہ شان امامت محفوظ رہے لیکن اگر ایسا ہے تو اصحاب نبی کو اس امام کی اقتدا کرنی چاہیئے تھی چاہے اسکے افعال جائز ہوں یا ناجائز۔ کیا آپکو یہ مسئلہ معلوم ہے اور انکو نامعلوم تھا۔

(باقی آئندہ)

معرکۃ القلم

تیرہ (۱۳) نمبروں سے جب سہیل آگے بڑھ چکا ہے تو پھر النجم (اس کو چھوڑ کر) ذنب کی حرکت مذبوحی کی معلوم ہوتی ہے؟
کہ مقلدین نے بیحد سرزنش کی کہ سہیل کے حملوں کو تم شربت کے گھونٹ کی طرح پیے جاتے ہو آخر النجم کا
چندہ کیوں مفت رائگاں ہوتا ہے تو بیچارے نے روپئی کا معاملہ سمجھکر پھر رجعت کی اور سہیل کا جواب
لکھنا شروع کردیا لیکن اگر النجم کے دیکھنے والے سہیل کو دیکھ لیں تو سارا جال الٹ کر صیاد (چڑیمار) ہی
کے گلے میں نظر آئیگا اس غریب کو شکایت ہے کہ سہیل نے مبادلہ بند کردیا اسکا جواب بس یہی ہے
کہ خدا دروغ گو کے مونہ پر لعنت کا سہرا چڑھائے اب دفتر میں یہ انتظام کردیا گیا ہے کہ پرچہ آپکو
سپرد کرکے آپکے دستخط لیے جائیں تاکہ دروغ بیفروغ کا مونہ کالا ہو اب یہ دوسری بات ہے
کہ جناب حسب موقع و محل دستخط سے بھی انکار فرمائیں۔ النجم کو یہ شکایت ہے کہ شیعہ تقیہ کرکے جھوٹ
بولتے ہیں لیکن آپ اپنی سبقت پر جسقدر نازش فرمائیں بجا ہے کیونکہ آپ بلا تقیہ جھوٹ بولتے
ہیں اور ماتھے پر پسینہ بھی نہیں آتا ہے "آفرین باد برین ہمت مردانہ تو"
۷ شوال کے النجم میں صفحہ ۱۰ پر آپ رقمطراز ہیں۔

"انکے قوم کے سربرآوردہ لوگ کس جوش کے ساتھ مدرسۃ الواعظین کی امداد کر رہے ہیں
قابل عبرت ہے مہاراجہ محمود آباد نے ابھی حال میں دو لاکھ روپیہ اسکو دیا"

یہ کس نے خبر دیکر آپکے دل کو جلادیا لوگ ظرف کو دیکھکر باتیں کرتے ہیں کسی کو آپ کی طبیعت
کی نسبت شناسا ہوگئی ہوگی اُسنے مذاق کرکے آپکے مونہ سے اف نکلوادی آپ کو شکایت ادا کرنی
نہیں آتی یوں لکھیے کہ ہائے دامن مدرستہ الواعظین میں دو لاکھ اور نسے گردان النجم میں ایک لاکھ
بھی نہیں اسکا اثر بہت زیادہ ہوگا اور عجب نہیں کہ کوئی اس دکھ سے کروٹیں بدلنے لگے خیر کیا آپ
اپنی صدق کی حکایت کو واقعہ سے مطابق کردینگے اگر آپ ایسا نہ کرسکیں تو آپ وہی ہیں جسکا
ذکر تبت یدا قرآن میں ہے۔

جب یہ عادتیں جھوٹ کی ہیں تو کس خبر پر آپکے اعتماد کیا جا سکتا ہے کون آپ کی جان لے رہا تھا جو اس خبر میں آپنے بھی تقیہ فرمایا جہاں یہ کذب صریح آپکا حصہ ہے وہاں خود اپنی ثنا کرنے میں بھی آپ فرد ہیں گو عذر معقول یہ ہے کہ جب کوئی ثنا گستری سے کام نہ لے تو کیا خود بھی سکوت سے کام لیا جائے ہرگز نہیں یہ حماقت صرف وسفاہت محض ہے اگر کسے نی ستاید بندہ کم نیست خود نفس نفیسم رامی ستایم صائب نے اس موقع کیلیے کچھ کہا ہے مگر گر خوردہ من بندہ کہ مردہ ستم زن ذی نجم چنانچہ آپنے سیر سفر میں کسی کو کوئی یادداشت لکھوادی ہے۔ اُسکے متعلق صفحہ پر گلفشان ہیں میں پورے وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ لکھنو کیا معنی ساری دنیا کے شیعہ مجتہدین ملکر بھی ان خبر کا جواب نہیں دیسکتے۔ اُف ری تعلی آپ اپنے اسلاف پر پاؤں رکھے دیتے ہیں کیونکہ ان غریبوں کو یہ کلمات میسر نہ آئے جو آپکے لب خم نما سے ٹپک رہے ہیں میں بہت ادب سے جناب عالی کے خدمت اقدس میں عرض رسا ہوں کہ جناب تمام دنیا کے مجتہدین شیعہ کو کہتے ہیں سہیل کو اس یادداشت کے وقت کیوں بھول گئے جس نے آپکی خدمت کیلیے اپناوقت وقف کر رکھا ہے اگر آپ کو سہیل جواب نہ دیسکتا تو یہ لاف وگزاف کسی قدر زیبا ہوتا۔ پھر صفحہ پر فرماتے ہیں۔

"سہیل یمن والوں سے اور کچھ نہیں ہوسکتا تو یہی کریں کہ اس مختصر یادداشت کو بلفظہٖ سہیل میں درج کرکے اسکا محققانہ جواب دیں مگر یہ جرئت نہ کسی شیعہ عالم نے کبھی کی نہ اب کرسکتے ہیں۔"

یہ بدحواسی دیکھنے کے قابل ہے کہ یادداشت اپنے حسن پورہ میں لکھوائی ہے اور سہیل سے خواہشمند ہیں کہ اس مختصر یادداشت کو بلفظہٖ سہیل میں درج کرکے اسکا محققانہ جواب دیں۔

اس یادداشت کو انجم میں درج کردیا ہوتا تاکہ سہیل کو اُن افادات سے بیخبری نرہتی مگر افسوس کہ اتنی جرئت کہاں۔ آیندہ اس مضمون کو تفصیلاً درج فرمایئے تاکہ سہیل آپ کی باقاعدہ خدمت کرے۔

صفحہ ۹ پر سہیل یمن کی جانب توجہ مبذول کی ہے جسکا ہمیں بہت پہلے سے اشتیاق تھا۔

پہلی تحریر میں آپنے سہیل کو گالیوں کا خرمن قرار دیا تھا اور اس مرتبہ معنویت زائد کرنے کیلیے اس صفت میں یوں اضافہ فرمایا ہے "گالیوں کا برق دیدہ خرمن" جب تک وہ گالیوں کا خرمن تھا

اسوقت تک تو یہ پتا ملتا تھا کہ وہ گالیون کا خرمن ہے اب جب وہ برق دیدہ خرمن ہو گیا تو معلوم ہوا کہ اسمین ایک گالی بھی موجود نہین اسلیے مخاطب بافہم نے اپنے سوال کا جواب خود ہی دے لیا اور شعور نہین کہ قلم کہان اپنے اوپر طعنہ زن ہو گیا و لہ الحمد علی ذالک"

اذا اضاء لہم مشوا فیہ و اذا اظلم علیہم قاموا

کھنگھور گھٹا مین جب برق چمکتی ہے تو چل نکلتے ہین اور جب اندھیرے

مین پڑ جاتے ہین تو چپ کھڑے ہو جانیکے سوا کچھ نہین بن پڑتا (قرآنی مثل)

عبارت النجم" سہیل پر ایک مرتبہ قلم حق رقم اُٹھ چکا ہے (دیکھو النجم سنہ رواں کا ۹ نمبر جسمین سہیل کی کارروائیون کا نمونہ دکھایا جا چکا ہے مگر تشیع یا اجتہاد کی منڈی کی ساری قوت ختم ہونے

پر بھی ابتک نہ اسکا جواب پایا گیا نہ آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ ہو گا و لو کان بعضہم لبعض ظہیرا"

شعاع کوکب یمانی: قلم باطل شیم نے جو کچھ باطل بافی کی تھی اسکا لب لباب یہی تھا کہ اسمین آپ کو بیحد گالیان دی گئی ہین اسکا جواب یہی تھا کہ آپکے گالیون کی فہرستین لکھکر آئینہ دکھلایا جائے تاکہ گم کردہ راہ کو اپنی صورت پہچان لے لیکن معرفت بہر طور بھی نہ ہوئی و اذا لم یعرف نفسہ فکیف یعرف ربہ اجب نفس شناسی نہ آئی تو خدا شناسی کیونکر آئی۔ رہ گیا ہماری استمداد کا قصہ یہ تو ہفوات اطفال ہین یہ قلم وحید آپکے خارش دل کے شگاف دینے کیلیے کافی ہے شبہہ ہو تو برابر آزماتے جائے۔ اجتہاد کی منڈی یہ ایک عجیب استعارہ ہے آپ کی حقیقی منڈی جہان مقلدین کا نوکرا رکھا رہتا ہے نظر سے نہین اوجھل ہوتی ورنہ یہ مجاز آپ دوسرون کیلیے پیش نہ فرماتے۔ ایک اور کفر عبارت مین ظاہر فرماتے ہین وہ یہ کہ آپ کا النجم نظیر قرآن ہے کیونکہ صفت مین دونون مشترک ہین نہ انس و جن سے اسکا مثل ہو سکتا ہے نہ النجم کا" اسکا نام ہے خواب خرگوش اور اسے کہتے ہین ہذیان صریح"

قرآن کی محبت کا دعویٰ اور اسمین منافقت کا اظہار

عبارت النجم" چونکہ بحث قرآن شریف سے تعلق رکھتا ہے اسلیے اسکے لکھنے مین وقت خرچ کرتے ہوے مجھے افسوس نہین بلکہ مسرت ہے"

آپ ایسے قرآن کے احباب جو ہمیشہ دشمنان قرآن کے محبوبیت کا دم بھرتے رہتے ہیں بہت پہلے سے علم ہائے ہیں ہ

یقولون فی اہلا وسہلا ومرحبا ولو ظفروا بی ساعۃ قتلو نی

بقول حماسی کہ مجھے دیکھکر اہلا و سہلا اور مرحبا کہتے ہیں (جیسے وہ میرے دلی دوست ہوں) حالانکہ اگر تھوڑی دیر بھی مجھپر انکا قابو چل جائے تو مجھے قتل کئے بغیر نہ چھوڑیں"

فصلی گفتگو

آپ نے ایک فصل تحریر کی ہے اُمین خدا کا شکر اس بات پر ادا کرتے ہیں۔

"سب جانتے ہیں کہ کچھ دنوں پہلے مذہب شیعہ کی اصلی حقیقت اس طرح پردہ راز میں تھی کہ عوام تو عوام علما بھی اس سے واقف نتھے اہلسنت کا کیا ذکر خود شیعہ بھی عام طور پر اس سے آشنا تھے"

بجا ہے یہ سب جانتے ہیں آپنے کہدیا اور ہمنے مانا آپ کی لاعلمی کا اثر مذہب شیعہ پر کیونکر پڑ سکتا ہے سہ

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمہ آفتاب را چہ گناہ

یہ بعینہ اُسی طرح کی تقریر ہے جیسے کوئی کافر بت پرست کہے "کہ سب جانتے ہیں کہ کچھ دنوں پہلے مذہب اسلام کی اصلی حقیقت اس طرح پردہ راز میں تھی کہ عوام تو عوام علما بھی اس سے واقف نتھے جو کچھ تھی وہ بت پرستی تھی اور اُسی پر بڑے بڑے معزز لوگ قائم تھے جن کا نام نامی مشہور و معروف ہے۔

اس غریب کے علما بھی جاہل تھے

وہ زیادہ سے زیادہ صرف اسقدر جانتے تھے کہ کلمہ گویان اسلام میں ایک فرقہ شیعہ بھی ہے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام کو نہیں مانتا۔ اہلسنت کے علما کے علم کا مبلغ صرف اتنا تھا۔

"وہانتک کہ بزم وجود میں آپ تشریف لائے اور آپنے بذریعہ علم حضوری یہ بات دریافت کی کہ مذہب شیعہ کی اصل بنیاد قرآن کریم کی عداوت اور حضرت محمد مصطفےٰ بانی دائی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ختم نبوت کے مخالفت پر ہے"

یہ تو بڑی دور کی سوجھی واقعًا اس کی رائے میں آل طاہرین نبوی سے محبت نبوت اور ختم نبوت کے مخالفت ہے کیونکہ آیۂ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ انکی نظر میں قرآن نہیں ہے بلکہ وہ شیعوں کا اضافہ ہے اور زیادہ گمراہی مردم کا باعث انکی خیال میں العیاذ باللہ قرآن مجید ہے کیونکہ اس نے محبت اصحاب کیا ہے کو نہ مانگا جس سے عینی گواہ نبوت کمزور ہوگئے۔ فرماتے ہیں کہ۔

"یہ کسی کو معلوم تھا کہ صحابہ کرام پر فرد جرم لگانیکی کوشش محض اس لیے تھی کہ وہی جماعت نبوت اور دلائل نبوت کی چشم دید گواہ اور قرآن شریف کو بلا واسطہ رسول سے نقل کرنیوالی ہے جب تک کسی واقعہ کے چشم دید گواہ (کیا عمدہ ترکیب ہے، واہ واہ) مجروح نہ کئے جائیں اسوقت تک وہ واقعہ مشکوک نہیں ہو سکتا۔

گویا آپ کا مطلب یہ ہوا کہ صحابہ کرام کا نبی کریم صلوات اللہ علیہ کے نبوت پر احسان ہے اگر وہ نہ ہوتے تو نبوت و ختم نبوت ہرگز نہ ثابت ہوتی۔

یہ ہے وہ جدید مسئلہ جسکو مولوی عبد الشکور صاحب نے اپنے تازہ علوم سے دریافت کیا ہے اور علمائے سابقین اس جدید انکشاف سے جاہل تھے اچھا تو پھر ڈرو نہیں یہ لکھدو کہ لولا صحابہ لما ثبت نبوتہ اگر اصحاب نہ ہوتے تو نبوت پیغمبر نہ ثابت ہوتی" پھر ہم آپ سے نہایت متین بحث کرنیکو تیار ہیں کیوں جناب سچ سچ فرمائیے گا جب حضرت عمر بارادۂ قتل پیغمبر نماز میں تشریف لائے تھے بقی تصریح وتصحیح ائمۂ ثقات آپ کی ہے تو اسوقت پیغمبر نبی تھا یا نہیں جس وقت یہ جماعت گرد اصنام تھی اسوقت پیغمبر پیغمبر تھا یا نہیں جسوقت تمام اصحاب میدان جنگ میں پیغمبر کو تنہا چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اسوقت پیغمبر پیغمبر تھا یا نہیں جسدن حدیبیہ میں حضرت عمر کو نبوت پیغمبر میں شک ہوا تھا اسدن نبی نبی تھا یا نہیں۔

اگر آپ ہاں کہیں تو ہماری طرف سے جواب ہوچکا اور اگر آپ نہیں کہیں تو آپ کے کفر میں کسے شک ہوگا جس خیال میں ہو کہ نبوت اصحاب کے وجود کی محتاج تھی یہ غلط ہے دنیائے اسلام کو نافہم ہو کر کیوں گمراہ کر رہے ہو کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا حدیث ہے

ولما یعلم اللہ الذین جاہدوا منکم ویعلم الصابرین کیا تمھین ایسا خیال ہے کہ تم جنت مین داخل ہو جاؤ گے حالانکہ خدا نے ابھی ان لوگونکو نہین جانا جنھون نے تم مین سے جہاد کیا ہو یا جنھون نے صبر کیا ہو۔

کہین اُنپر مرتد ہو جانیکی رسول اللہ کے بعد تجویز کی ہے وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افائن مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم ومن ینقلب علی عقبیہ فلن یضر اللہ شیئا وسیجزی اللہ الشاکرین اور نہین ہین محمد مگر رسول ان سے پہلے بھی پیغمبر گزر چکے ہین کیا اگر یہ مرجائین یا قتل ہو جائین تو تم الٹے پیرون پلٹ جاؤ گے اور اگر کوئی پلٹ جائیگا تو خدا کو کوئی ضرر نہین پہونچا سکتا اور خدا شکر کرنے والون کو جلد جزائے خیر دیگا۔ کہین انکو دنیا طلبی اور آخرت فروشی کا سخت الزام دیا ہے۔ ولقد صدقکم اللہ وعدہ اذ تحسونہم باذنہ حتی اذا فشلتم وتنازعتم فی الامر وعصیتم من بعد ما اراکم ما تحبون منکم من یرید الدنیا ومنکم من یرید الاخرۃ۔ اور تم سے خدا نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا جب تم انکو خدا کی اجازت سے قتل کر رہے تھے یہانتک کہ تمنے بودا پن کیا اور حکم الٰہی مین تمنے نزاع شروع کی اور تمنے خدا کی نافرمانی کی بعد اسبات کے کہ اس نے تمھاری تمنا کا مونہہ تمکو دکھا دیا بعض تم مین سے دنیا طلب ہین اور بعض تم مین سے آخرت کے طلبگار ہین۔ کہین انکے بھاگ جانے پر نہایت موثر الفاظ مین سرزنش اور موعظہ ہے قل لن ینفعکم الفرار ان فررتم من الموت او القتل واذا لا تمتعون الا قلیلا کہدے اے رسول کہ ہرگز جنگ سے بھاگنا تمھین کوئی فائدہ نہ دیگا اگر تم موت اور قتل سے بھاگو گے اور تھوڑی سی زندگی اگر ہاتھ لگی تو کیا۔ کسی مقام پر خدا کے ساتھ انکے بدگمانیون کا ذکر ہے جس سے اُن کا حسن ظن کافور ہو جاتا ہے واذ زاغت الابصار وبلغت القلوب الحناجر وتظنون باللہ الظنونا وہ وقت جب سوجھائی نہ دیتا تھا اور دل سینہ سے کھنچکر گلون مین آگئے تھے اور تمھارے گمان خدا کے ساتھ (ناگفتہ بہ) تھے۔ کہین ان لوگون کی تصویرین کھینچین ہین جو خوف مین مردے کی طرح ہو جاتے تھے اور جب خوف سرک جاتا تھا تو زبان پر طمطراق کا نغمہ ہوتا تھا جس کا ترجمہ اردو زبان مین بجز بھر بھرئیے ہو سکتا ہے۔ نہ خود لڑین نہ کسی کو لڑنے دین

نبیا و آدم مین الماء والطین اسوقت نبوت کو ثابت کر رہی ہے جب اصحاب دامن وجود پر صفر محض تھے بات یہ ہے کہ عالم واقع کسی کے اتفاق اور اختلاف سے متاثر نہین ہو سکتا اور نہ کثرت و قلت انصار سے اسکا کچھ بنتا بگڑتا ہے جو شے ثابت ہے وہ ہے چاہے کل عالم اسکے مخالف ہو اور جو نہین ثابت ہے وہ نہین ثابت ہے چاہے عالم اُسکے موافق ہو۔ اگر ایسا نہوتا تو اصحاب کفر کے اتفاق سے ہُبل خدا ہو گیا ہوتا اور مسیلمہ پیغمبر اور حضرت ابو بکر خلیفہ۔ لیکن افسوس کہ عالم واقع اور چیز ہے اور من گھڑت اور شئی ہے۔ قرآن مجید مین جا بجا لب قدرت نے اصحاب پر طعنہ زنی کی ہے کہین اُن پر جرم خیانت عائد کیا ہے جیسا کہ علم اللہ انکم تختانون انفسکم (خدا جانتا ہے کہ تم اپنے نفسون کی خیانت کرتے ہو) کہین جرم فرار اور عدم ثبات قدم اور رسول کو چھوڑ دینے کا الزام لگایا ہے واذ تصعدون و لا تلوٗن علی احد والرسول یدعوکم فی اخرٰکم یاد کرو اسوقت کو جب تم صعود کر رہے تھے اور کسی کو مڑ کے بھی نہین دیکھتے اور رسول تمھارے پیچھے تمھین پکار رہا تھا کہین اس عیب کو دوہرایا ہے تاکہ اس عیب کا رسوخ اُنین ثابت ہو ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئا وضاقت علیکم الارض بما رحبت ثم ولیتم مدبرین اور یاد کرو حنین کے دنکو جب تم اپنے کثرت پر پھولے ہوے تھے پھر تم کو تمھاری کثرت نے کچھ فائدہ نہ دیا اور تمپر زمین با وصف وسعت تنگ ہو گئی پھر تم پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے۔

کہین دل کا جبن قلت عدد کی صورت مین ظاہر فرمایا ہے اور ایمان کے تزلزل پر ایک قسم کی دلیل بیان فرمائی ہے اذ یریکھم اللہ فی منامک قلیلا ولو اراکھم کثیرا لفشلتم ولتنازعتم فی الامر یاد کرو اسوقت جب خدا تمکو اون لوگون کو خواب مین کم ظاہر کرتا تھا اور اگر تمکو اون لوگون کی تعداد زیادہ دکھائی جاتی (تو اے نبی کے ساتھیو) تم نامردی کرتے اور احکام خدا و رسول کی تعمیل مین نزاع کرنے لگتے کسی مقام پر اُنکی عہد شکنی کا اظہار کیا ہے یہ وہ عیب ہے جو اُنکے کسی قول و فعل پر اعتماد کرنیکی اجازت نہین دیتا۔ وکانوا عاھدوا اللہ من قبل لا یولون الادبار وکان عھد اللہ مسئولا یعنی (یہ پیٹھ پھیر کر بھاگنے والے وہی تھے جنھون نے خدا سے پہلے اسبات کا معاہدہ کیا تھا کہ وہ کبھی پیٹھ نہ پھیرینگے اور خدا کا عہد پوچھا جائیگا کہین انکے جنت مین جانیکی تمنا مین ان الفاظ سے قدح کی ہے ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ –

کاتب کی غلطی سے بند سے غلط ہو گیا ہے

جیسے عمرو کے مقابلہ کے وقت لشکر نبوی مین ایک بزرگ نے اسکے شجاعت کی کہانی بیان کرکے لشکریون کے حواس بگاڑ دیئے۔ قد یعلم اللہ المعوقین منکم والقائلین لاخوانھم ھلم الینا ولا یاتون البا س الا قلیلا اشحۃ علیکم فاذا جاء الخوف ینظرون الیک تدور اعینھم کالذی یغشی علیہ من الموت فاذا ذہب الخوف سلقوکم بالسنۃ حداد اشحۃ علی الخیر۔ خدا ان لوگون کو خوب جانتا ہے جو تم مین سے ازواجات انکو تعویق مین ڈالتے ہین اور انکو بھی جو اپنے بھائیون سے کہتے ہین کہ ہماری طرف آؤ اور جنگ مین اگر ٹھہرتے بھی ہین تو نہایت کم (سریع الفرار ہونے کی طرف اشارہ ہے)۔

تمپر بڑے بخیل ہین جب خوف کا وقت آجاتا ہے تو اے پیغمبر تم انکو دیکھتے ہو کہ وہ تمہاری طرف آنکھین پھرا پھرا کر دیکھتے ہین جیسے کوئی جانکنی مین مبتلا ہو لیکن جب خوف کا وقت نکلجاتا ہے تو تم سے ملاقات کرتے ہین بڑی تیز زبانون کے ساتھ آخر کیئے زیارت کی یا نہین اگر مین ان مقامات کا استقرا اور استقصا کرون جہان قرآن کریم نے قرارداد جرم کی فرد ین صحابہ پر لگائی ہین تو رسالہ ایک عظیم دفتر ہو جاے لیکن با فہم غیرت دارون کیلیے اتنا ہی بہت معلوم ہوگا اگر کوئی اور عدالت عالیہ ہو یا تمھارے پاس حضرت باری کے مقابلہ کیلیے کوئی جتھا تیار ہو تو تم نالش کرو یا مقام وعظ و اجلال اصحاب کے متعلق یون کہو جیسے ہمکو کہا تھا کہ قرآن کی بنا محض عداوت نبی پر ہے کیونکہ اس جماعت پر اس نے فرد قرارداد جرم لگادی ہے جو بلا واسطہ معجزات و دلائل کے ناقل تھے اور جب انہین کو مجروح کردیا تو پھر اب اسلام مین کیا رہگیا حضرت آپکو شیعون سے بیکار شکایت ہے وہ تو وہی کہتے ہین جو قرآن کہتا ہے اگر تم ان عیوب کو مٹا سکتے ہو یا علم باری کو متغیر کرسکتے ہو تو ان جملون کو کاٹ دو یا منسوخ کردو اور جب تک یہ آیتین جمال چہرہ اصحاب سے پردہ اٹھائینگی اسوقت تک تو قرآن پر ایمان لانیوالے وہی کہین گے جو قرآن کہتا ہے ہمین اسبات کا خوف نہین کہ تم کافر کہدوگے اس لئے کہ خدا کے آیات پر جسکا ایمان ہے وہ مومن ہے اور ایسے لوگون کو کافر کہنے والا خود ہی کافر ہے لیکن ہمتو یہ دیکھتے ہین کہ قرآن پر زبانی ایمان ہے ورنہ مدح صحابہ اور اقتداے صحابہ کے ساتھ گزشتہ آیتین جمع نہین ہوسکتین تمھارے اسلاف ان خرابیون کو جانتے تھے اسلیئے ان کے مونھ سے یہ

ہفوات نہیں نکلے جن کو آپ اپنے لیے استعمال کا جوہر سمجھتے ہیں والسفاہۃ کا سہارا۔

دوسری ٹکر

کاش آپ سقیفہ میں اپنے اتباع و متعلقین کو لیکر بیٹھے ہوتے اور اس منظر کو ملاحظہ فرماتے جب حضرت عمر بڑے زور سے حکم نافذ فرما رہے تھے کہ اقتلوا سعدا قاتل اللہ سعدا سعد بن عبادہ کو قتل کرد خدا سعد کو قتل کرے" آپنے یہ کہکر انکی زبان دونوں ہاتھوں سے پکڑلی ہوتی کیا معلوم ہوتا ہے کہ آپکے ہر ہر رگ میں قرآن شریف کی عداوت موجزن ہے اور آپ کی کوشش محض اسلئے ہے کہ وہی جماعت جو نبوت اور دلائل نبوۃ کی چشم دید گواہ اور قرآن شریف کو بواسطہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرنے والی ہے میں اس جماعت کو مجروح ہونے نہیں دیتا تاکہ واقعہ مشکوک نہو اور آپ اس جماعت کے مقتول ہونے پر راضی ہیں۔ مگر مجھے معلوم ہے کہ سوا ان تین بزرگوں کے جو سنیوں کے چشم و چراغ ہیں صحابہ میں بھی کوئی ایسی جماعت آپکو نہ ملیگی جو آپکے نزدیک دلائل نبوت کی نقل کرنیوالی ہو یہ ہے مدیر کا ایمان بالقرآن اور یہ ہے اس حمایت کی حقیقت۔

اس راز کے فاش ہوجانیکے فوائد

بہت عظیم الشان فوائد ارباب تحقیق کو اس راز سے حاصل ہوئے بلکہ سرچشمۂ ہدایت ہاتھ لگ گیا پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ مذہب اہلسنت کے راس و رئیس مولوی عبدالشکور کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ قرآن پاک پر ایمان لانے کو کفر کہے اور کفر بالقرآن کو ایمان کہے دوسرا فائدہ یہ ہے کہ آیتوں کے خلاف اعتقاد کو وہ وجہ نجات سمجھتا ہے اور آیتوں کے موافق اعتقاد رکھنے کو وہ موجب خلود نار جہنم سمجھتا ہے تیسرا فائدہ یہ ہے کہ قرآن جن افراد کو ممدوح سمجھتا ہے انکی برائی کرنا اس مذہب کا فریضہ ہے اور جنکو مذموم سمجھتا ہے انکی مدح سرائی اسکا فریضۂ غیر متروک ہے۔

وہ رقمطراز ہے "قرآن مجید کی عظمت وجلالت اسکی عزت و رفعت کوئی معمولی چیز نہیں ہے" یہ سچ ہے لیکن اسقدر معمولی ہے کہ جو سزا کافروں کو خدا نے دی ہے وہی سزا قرآن کیلیے صحابۂ کبار نے تجویز کی ہے یعنی نذر آتش کردینا پھر قرآن کے جلانیوالوں کی محبت اگر تمہارے رگ و پے میں داخل

ہو گئی ہے تو قرآن کی محبت کیونکر اور کس طرح آسکے گی۔ یقولون بافواہھم مالیس فی قلوبھم یہ لوگ مونہہ سے وہ باتین کہتے ہین جو انکے دل مین نہین ہین۔ اور یہی علامت نفاق ہے۔

ہذیان مسلسل

صفحہ ۱۱ انجم کے مقولات "اپنے کو مسلم کہنے کے بعد کلمہ گو ہونیکے بعد قرآن شریف کی دشمنی کو اچھا سمجھنا مشکل کام ہے"

سہیل :- گویا آپ خالی از مغز مریدون کو سمجھا رہے ہین کہ یہ شیعہ کلمہ گو ہین مسلم ہین پھر دشمن قرآن ہین یہ وہی مثل ہے کہ خود ہی لکھین خود ہی دستخط کرین کیا جناب سے باادب پوچھ سکتا ہون کہ شیعون کی دشمنی جو آپنے فرض کی ہے وہ کیون ہے ہمتو اگر پتھر سے مبغضین رسول و اعداے ذریت رسول کی دشمنی کا احساس کرلین تو ہم اس سے بھی محبت کرنیکو تیار ہین چہ جائیکہ قرآن۔ قرآن نے انہین لوگون کی مدح کی ہے جن کی مدح مین ہم تر زبان ہین اور انہین کی مذمت کی ہے جنکو ہم برا کہتے ہین پھر ہمکو قرآن سے دشمنی کی کیا وجہ سب دشمنی کی وجہ اہلسنت کیلیے البتہ موجود ہے کہ وہ جسکی مدح کرتے ہین قرآن انکی مذمت کرتا ہے اور اس دشمنی کی حد یہانتک پہونچی ہے کہ قرآن کی کسی آیت پر اس فرقہ نے عمل نہین کیا چنانچہ اگر جناب باری نے مدد کی تو آیندہ ہم اس مطلب کو بالاستیعاب ثابت کر دکھائین گے کہ قرآن مجید کی ہر آیت انکی عمل کی فریادی ہے۔

صفحہ ۱۱ - "اس کتاب مقدس کا وہ رعب و دبدبہ ہے کہ آج علماے شیعہ بھی بان ہمہ جسارت کھلم کھلا قرآن پر ایمان نہ رکھنے کا اقرار نہین کرتے"

یہ شکوری یا کفوری فتوی یاد رکھنے کے قابل ہے

وہ اپنے متمسکین دامن دولت کو یہ مسئلہ بتا رہا ہے کہ فقط ایمان کا اظہار قابل قبول نہین جب تک عالم واقع اور نفس الامر اس کی شہادت نہ دے اسکا اعتقاد یہ ہے کہ کلمہ لا الہ الا اللہ کے کہنے سے مجاہدین سابقین کی تلوارین جو تھم جاتی تھین وہ قابل اعتراض امر تھا کیونکہ فقط اظہار ایمان سے ایمان نہین ثابت ہوتا اور العیاذ باللہ پیغمبر کے اس حکم کو جو غازیان اسلام کیلیے تحدید وقت جہاد کرتا تھا یعنی یہ کہ جب وہ شہادت کا کلمہ ادا کرین تو ہاتھ روک لو۔ مدیر کے نزدیک یہ حکم غلط تھا وہ ساتھ ہی ساتھ یہ بھی اعلان

کر رہا ہے کہ وہ لوگ جنکو دنیا نے اسلام تو مسلم تسلیم کر رہی ہے اور وہ سابق مین قطعا کافر تھے انکا تمام اسلام مسلم تسلیم کرنے کیلیے کافی نہین ہے بلکہ اس جبتک کہ رعب و دبدبۂ اسلام ایک ایسی چیز ہے کہ انسان کھلم کھلا اسکی مخالفت کر نہین سکتا اسلیے وہ کھلم کھلا مخالفت نہین کر سکے لیکن اس سے ایمان ثابت نہین ہو سکا لہذا وہ یا تو صف منافقین مین بیٹھین یا صف کافرین مین اپنا مقام اصلی ڈہونڈہ لین وہ بیچارہ اپنے متعلق بھی یہی فتوی دے رہا ہے کہ مین لاکھ دعوی کرون کہ مومن ہون ہزار سر پٹکون کہ مسلم ہون لیکن کسی شخص کو یہ جائز نہین کہ وہ اسے مومن یا مسلم تسلیم کرے فتوی پر انہین ہے مگر وہ ہماری رفتار پر غور کرے تو اسکے سمجھ مین یہ بات ضرور آجائیگی کہ فرقہ شیعہ ان صحابہ کے متعلق جنکو مفتی اپنے مقتداون مین تسلیم کرتا ہے جو کچھ دل آوری کرتا ہے اور انکے اسلام و ایمان مین قدح کرتا ہے وہ آپ ہی کے اس فتوائے مفیدہ کی تعلیم ہے۔ فتشکر جن باتون کا مفہوم یا نتیجہ ذہن مین نہ آئے انہین نہ لکھو جسکو خود نہ سمجھ سکو اسکو سمجھانے کی کوشش نہ کرو فرقہ شیعہ ایدہ اللہ زمانہ کے حملہ سے اُسنے آجتک مذہبی چوٹ نہین کھائی تو ایک کمزور بازو کی ضرب ایسی نہین ہو سکتی جو طفلانہ جنبش سے زیادہ وقیع سمجھی جائے۔

اب ہم انکو بتائین جن پر قرآنی دبدبہ و رعب نے اثر نہ کیا

وہ جنسے قرآن نے کہا کہ اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا جب کسی گروہ کفر سے مقابلہ پڑ جائے تو جم جاؤ اور ثبات قدم اختیار کرو لیکن انھون نے یا تو التفات ہی نہین کیا اور یا ایک کان سے سنا دوسرے سے اڑا یا کلام کو وقیع نہ سمجھے یا متکلم کو۔

ان لوگون پر بھی قرآن کے دبدبہ نے کوئی اثر نہین کیا جنہون نے اسلامیون کے سامنے قرآن جلا کر آنچ کی اور اُسمین بیٹھ کر تاپا۔

وہ لوگ بھی قرآن سے مرعوب نہین ہوے جنہون نے قرآن پر تیر باران کر کے اسکو پارہ پارہ کر دیا اور قرآن سے کہدیا دقل یارب مزقنی الولید وہ لوگ بھی قرآن سے مرعوب نہین ہوئے جنہون نے توام قرآن کو چھوڑ کر غیر مرتبط اشخاص سے تمسک کیا فضلوا واضلوا۔

ایضاً صفحہ ۱۱ دیکھو کہ بفضلہ تعالی ہمارا اسلام اتنا ایسا کامل و مکمل ہے کہ ہر ادنی کا حال معلوم ہو جاتا ہے

سہیل :- بیشک مین اسکا قائل ہون۔ ابن ملجم کا مداح بخاری کے روایتون کا راوی ہے اور مروان بن حکم جو بقول حضرت عائشہ لعین الرسول ہے منجملہ راویان ثقات بخاری ہے اور عمر سعد بزبان ابن حجر رجل صدوق ہے اسی صنف مین کسی ایک کے پہلو مین جناب کا نام نامی بھی پڑھا جائے گا اور تب اسلام الرجال حد کمال کو پہونچ جائینگے۔

النجم صفحہ ۱۱۔ "اور آیندہ نقصان سے اسطرح کہ شیعون کے ساتھ مناکحت کا جواز یا اُن کے ذبیحہ کی حلت اور اسی قسم کے بہت سے مسائل مختلف فیہ ہونیکے سبب سے مسلمانون کی بربادی کا سبب بنتے تھے یہ اختلاف انشاء اللہ قطعاً مٹ جائے گا۔"

سہیل :- یہ واقعا بہت بڑا فائدہ ہے آیندہ جب کوئی شیعہ مخدرات سنیہ کا خطبہ کرے تو اسکو کافر کہکے رد کر دیا جائے اور اگر دلیل کفر پوچھی جائے تو صاف کہدینا چاہئے کہ یہ ان لوگون سے محبت کرتا ہے جن کی محبت آیہ قرآنی قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ خدا نے واجب کی ہے اور ان لوگون کو اسنے چھوڑ دیا ہے جنکی محبت کے متعلق قرآن مین کوئی حکم نہین ہے اور سنیون کا مسلک یہ ہے کہ جو کچھ ارشاد خدا ہوگا اسپر ہرگز عمل نہ کرینگے لہذا سنی مومن ہین اور شیعہ کافر ہین کیون یہی استدلال ہے نہ ؟

حیف برین اسلام و ایمان۔ اور یہ بات ایک حد تک اچھی بھی ہے ہم کسی حرام الوجہ خضر الدمن سے خواہ کوئی ارتباط نہین چاہتے ہمارے خیال مین یہ فخر ہم سے منتقل ہو کر مشرکین تک پہونچے گا کیونکہ وہ تعداد اور مال اور دنیاوی طرح سے زیادہ ہین اور انکا کھانا اور پینا اس فرقہ کی نظر مین پاک بھی ہے اگرچہ قرآن مین انحصار کے ساتھ انما المشرکون نجس موجود ہے لیکن جیسا کسی آیت قرآن پر عمل اس فرقہ مین تجویز نہین کیا گیا ویسی ہی یہ آیت بھی آغوش قرآن مین اس فرقہ کی مذبوح ہے اور قابل عمل نہین ہے اینکہ بخاری نے واقعہ ثمامہ بن وال سے کہ پیغمبر نے اسے باوصف مشرک ہونیکے ستون مسجد سے بندھوا دیا تھا مسجد کے اندر کافرون کے لیجانیکو تجویز کیا ہے مجھے ان نفوس پر تعجب ہوتا ہے کہ ان کے فہم و فقہ کے خرمن پر کون سی برق گری جس نے بصیرت کو سرمہ کی طرح جلا کر سیاہ کر دیا بھلا بخاری سے کون کہے کہ واقعہ ثمامہ بن وال سنہ ہجری مین گذرا ہے اور آیہ انما المشرکون نجس سنہ مین نازل ہوا بعد کا حکم سابق کیلئے

ناسخ ہو سکتا ہے لیکن سابق کا حکم بعد کے حکم کا ناسخ ہو یہ مذہب بخاری کے سوا اور کون ایجاد کر سکتا ہے
بہرحال برغم ایات قرآنی مذہب اہلسنت میں مشرکین کے طہارت کا حکم مقرر ہے اور اگر حکم نہیں تو عمل
ضرور ہے پھر جب یہ آیت قابل نسخ ٹھہری تو ایہ لاتنکحوا المشرکین کا منسوخ کر دینا اس فرقہ کیلیے کون سی
مشکل بات ہے۔

ذبیحہ کا تذکرہ

رگیا ہمارے ذبیحہ کا حرام کر دینا یہ کوئی بڑی بات نہیں کافرون کا گروہ ہمارے ہاتھ کے مس ہو جانے
سے کھانیکی چیزون کو ناپاک سمجھتا ہے بحث اس مین ہے کہ خدا نے بھی ہمارے ذبیحہ کو ناجائز قرار دیا
ہے یا نہین وہ ثابت نہین بلکہ چونکہ تم منکر آیات ہو لہذا ہین حکم برعکس نظر آتا ہے جس فرقہ کے
نزدیک وہ ذبح کیے ہوئے جانور حلال ہون جنکے ذبح کرنے مین خدا کا نام نہ لیا گیا ہو حالانکہ قرآن مجید
مین ہے ولاتاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ۔ اُن چیزون سے نہ کھاؤ جن کے ذبح کرنے مین خدا کا نام نہین
لیا گیا وہ کیا کسی کے ذبیحہ کے حلت و حرمت مین بحث کر سکتے ہین اسلیے کہ وہ تحلیل حرام خدا کی وجہ سے
کافر ہو چکے ہین لیکن عادت مخالفت قرآن کہین حل بالقرآن کی اجازت دے سکتی ہے یہ کہدیا گیا
ہے کہ اگر خدا کا نام نہ بھی لیا جائے جب بھی شوق سے نوش جان کرو چنانچہ سنن ابو داؤد جلد ۲ صفحہ ۱۱
مین ہے عن عکرمۃ عن ابن عباس قال فکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ ولاتاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ
فنسخ واستثنی من ذلک فقال طعام اہل الکتاب حل لکم وطعامکم حل لھم عکرمہ نے ابن عباس سے روایت
کی ہے انہون نے کہا کہ وہ ذبیحے کھاؤ جن پر خدا کا نام لیا گیا ہے اور وہ نہ کھاؤ جن پر خدا کا نام نہین
لیا گیا پھر اسکے بعد یہ حکم منسوخ ہو گیا اور اس سے اہل کتاب کو مستثنی کر لیا اور یہ فرمایا کہ طعام اہل کتاب
تمھارے لیے حلال ہے اور تمھارا کھانا انکے لیے حلال ہے۔ دیکھیے استثنا بتاتا ہے کہ انکا کھانا اگرچہ
بغیر نام خدا وہ ذبیحے ذبح کیے گیے ہون مگر تمھارے لیے وہ حلال ہین؛ جس مذہب مین کھانے کا شوق
اسقدر ہو کہ اہل کتاب کا ذبیحہ اور وہ بھی وہ جسپر خدا کا نام نہ لیا گیا ہو انکے لیے حلال ہو تو وہ کیونکر
شیعون کے ذبیحہ کو حرام قرار دے سکتے ہین۔

ایک علمی بحث

روایت مین ایک عجیب چیز ہے وہ یہ کہ نسخ و استثنا دونون کا اجماع ہے حالانکہ نسخ و استثنا دونون کا اجتماع ناممکن ہے استثنا مین حکم مستثنیٰ کیلیے ثابت نہین ہوتا اور نسخ مین حکم ثابت شدہ اٹھایا جاتا ہے لہذا اگر استثنا فرض کیا جائیگا تو معنی یہ ہونگے کہ ذبیحہ اہل کتاب کیلیے کبھی حرمت ثابت ہی نہ تھی اور اگر نسخ ہوگا تو معلوم ہوگا کہ پہلے حرمت بدلیل شرعی ثابت تھی پھر دوسری دلیل سے وہ اٹھالیگئی۔ لہذا ایسے مضطرب الدلالۃ روایت سے ایسے مطلب اہم پر احتجاج شکم پرستی کے خواہش پر روشنی ڈالتا ہے۔

بلی الشدان کیون کما اردت ا اگر ہین کوئی کافر کہے جب بھی ہمارا ذبیحہ تمھارے مسلمات کے بناپر کبھی حرام نہوگا کیونکہ ہم اہل کتاب ایسے نجس لوگون کے نظر مین ضرور ہونگے کیونکہ وہ اگر یہ کہین کہ پیغمبر ہماری طرف مبعوث نہین ہوا تو یہ مکذب بنی ہونگے کیونکہ اسنے دعوائی عموم کیا تھا لہذا انکے کفر مین کوئی شک نہوگا اور اگر یہ ہمین اہل کتاب کہین گے تو ہمارا ذبیحہ انکے مسلمات کے بناپر حلال ہوگا۔

اب ذرا غور تو کیجیے کہ آپ کا فتویٰ کیونکر فسخ ہوگیا آپ قصابی کو ہنر سمجھتے ہین اور سمجھتے ہین کہ یہ سوا ہمارے اور کسی مین نہین حالانکہ خوارج کا اثر ذبیحہ تک جاتا ہے اور وہ بیچارہ بھی نجس ہو جاتا ہے فافہم۔

عبرت

جو لوگ کتے کی ہڈیان طاہر سمجھکر چچوڑتے ہین یہ انکی سلامتی دماغ کی دلیل ہے کہ وہ ہمارے ذبیحہ کو دولت اہلبیت نبی کے سبب سے نجس سمجھتی ہین وما اصبرہم علی النار۔

شیعون کے کفر مین جو اہلسنت کو اختلاف تھا اسکی تقریر یون ارشاد ہوتی ہے "ہمارے فقہائے کرام اس مسئلہ مین مختلف تھے بعض تو شیعون کے خارج از اسلام ہونے کا فتویٰ دیتے تھے کما فی العالمگیریۃ وغیرہ اور بعض حضرات اس فتوی کو خلاف تحقیق و احتیاط جانتے تھے کیونکہ جو وجوہ کفر کی بیان فرمائی گئی تھین مثلا سب شیخین یا انکار صحبت حضرت صدیق یا قذف ام المومنین حضرت عائشہ ان وجوہ مین بحث کچھ کلام کی گنجائش تھی"

ان سلاطین کی ولادتون پر اگر تحقیقی نظر ڈالو تو ماؤن کو کافرہ اور باپ کو اسلام کا مدعی پاؤ گے جب
مان کفر پر باقی تھی اور باپ مسلم تھا تو تزویج و نکاح شرعی معلوم ہے مگر یہ کہو کہ آیۂ ولا تنکحوا المشرکات
حتی یومن حسب قواعد اہلسنت یا اختیارات شاہی سے منسوخ کر دیا گیا تھا تو پھر اس سے زیادہ
طیب ولادت کی دلیل اور کیا ہو سکتی ہے اگر ایسے لوگون نے شیعون کے کفر کا فتویٰ دلوایا تھا تو کچھ
تعجب خیز بات تھی لیکن اسلامی نقطہ نظر سے یہ ضرور مستبعد ہے کہ شرعی مسایل مین ان اقوال سے تمسک
کیا جاے اب دیکھیے وہ علما جنھون نے ہمارے وجود کفر مین یہ الزام دیئے ہین مثلاً "سب شیخین" مین
بہت ادب سے گزارش کرون گا کہ اگر حرمت سب شیخین فقط صحبت کی سبب سے ہے تو یہ وجہ ہزارون مین
مشترک ہے یہ کیا کہ شیخین کی سب حرام ہے اور ابوذر کی ضرب و اخراج حرام نہین اور ابن مسعود کی
پسلیون کا توڑنا حرام نہو بلکہ جائز ہو اور سعد بن عبادہ پر قتل کا فتویٰ بہت جائز بہت مستحسن ہو کیا یہ لوگ
صحابی تھے کیا انکو صحبت حاصل تھی لیکن شیخین کا حرمت سب سے مخصوص کرنا یہ ایک دعویٰ بلا دلیل ہے
البتہ اسکو ظاہر کرے تو اسپر نظر کیجائے اور اگر یہ حرمت سب اسطرح ہے جس طرح قرآن نے سب اصنام
کو ناجائز قرار دیا ہے اور اسے ان الفاظ مین بیان کیا ہے ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ
فیسبوا اللہ عدوا من غیر علم تو آپ خود جان سکتے ہین کہ ایسی حرمت حرمت اصحاب کو نہین ثابت
کر سکتی۔

قول فیصل

مین مسئلہ سب شیخین کو چند لفظون مین بیان کردون امید ہے کہ آپ سمجھ جائین گے کوئی شخص
کسی کو اسوقت تک برا نہین کہتا جب تک برائی کیوجہ اسمین پیدا نہون ورنہ کہنے والا حاسد رشکی
غیبت کن دیوانہ سمجھا جائیگا ان لوگون سے ہمین کوئی پرخاش نہوتی اگر ان کے افعال ویسے نہوتے
جن سے خدا و رسول کو اذیت ہوتی۔ لیکن بدقسمتی سے آپ ہی حضرات کی تاریخون سے وہ افعال
دیکھے اور سنے جنکی پاداش وہی ہے جو کیا جاتا ہے کیونکہ اب مسئلہ حب فی اللہ اور بغض فی اللہ کے
ماتحت آ گیا ہے اور بندون کو ہونا بھی ایسا ہی چاہیے کہ جسسے خدا و رسول کی عداوت محسوس ہو
اُسسے عداوت رکھنی چاہیے اور جس سے محبت محسوس ہو اس سے محبت رکھنی چاہیے لہذا عالم تشیع

فریضہ کی حیثیت سے بغض پر مجبور ہے یہ بات خدا اور رسول کی طرف سے تو معلوم ہی تھی کہ دفعتاً آپکا یہ فتویٰ جو علم انکشافی کی حیثیت سے اور اشراقیین کے مسلک کے بنا پر النجم میں صادر ہوا کہ جو شخص تحریف قرآن کا قائل ہو وہ کافر ہے ادہر تو آپکا یہ فتویٰ پہونچا ادہر سے تاریخ بخاری سے یہ روایت پہونچی عن حذیفۃ قال قرات سورۃ الاحزاب علی النبی فنسیت منہا سبعین آیۃ ما وجدتہا حذیفہ کا بیان ہے کہ پیغمبر کو میں نے سورہ احزاب پڑھکر سنایا تھا بعد میں ستر آیتیں میں بھول گیا وہ پھر نہ پائیں ادہر ابو عبید اور ابن انباری اور ابن مردویہ نے حضرت عائشہ سے روایت کی قالت کانت سورۃ الاحزاب تقرأ فی زمان النبی مائتی آیۃ فلما کتب عثمن المصاحف لم یقدر منہا الا ما ہو الان آپ فرماتی تھیں کہ سورہ احزاب پیغمبر کے زمانہ میں دو سو آیتوں کی تھی عثمن نے جب قرآن جمع کیے تو اتنی ہی آیتیں ہاتھ لگیں جتنی اب موجود ہیں راغب اصفہانی نے بھی محاضرات میں تحریر کیا ہے وقالت عائشۃ کانت الاحزاب تقرأ فی زمن رسول اللہ مائتی آیۃ فلما کتب عثمان المصاحف لم یقدر الا علی ما اثبت وکان فیہا آیۃ الرجم۔ ترجمہ اسی طرح ہے جیسے ابھی گزرا اتنا اور اضافہ ہے کہ اس سورہ میں آیۂ رجم بھی تھا یہ تھا ہی کہ بخاری نے اپنے صحیح میں یہ روایت کردی کہ حضرت عمر بڑے زور سے اس بات کی گواہی دیتے تھے کہ آیۂ رجم قطعاً موجود تھا اسمیں یہ شہادت بھی دی کہ حضرت ابوبکر نے بھی آیۂ رجم کے حکم کے بنا پر فیصلہ کیا۔ منسوخ التلاوۃ کہکے جواب ناممکن ہے کیونکہ پیغمبر کے بعد قرآن پر کوئی جدید حکم نہیں ہو سکتا اور حضرت عائشہ کی گواہی ہے کہ پیغمبر کے زمانہ میں دو سو آیتیں تھیں اب فرمائیے کہ پیغمبر کے بعد کون شخص مجاز تھا کہ وہ قرآن سے ان آیات کو نکال ڈالے لہذا ثابت ہوا کہ یہ سب لوگ تحریف کے قائل تھے اب آپ فرمائیں کہ یہ جناب کے علم تحقیقی کے اندر ہیں نا؟ اب آپ انکو چاہے اسلام میں داخل رکھیے چاہیے خارج کیجیے ذبیحہ ان کا حرام سمجھیے یا حلال اہل تشیع کیلیے کوئی وجہ نہیں کہ ایسی وقیع شہادتوں کو مسترد کردیں لہذا جو آپ کا حکم کلی ہے اسپر ہمارا عملدرآمد بہت پہلے سے ہے ؎

بیا کہ نوبت صلح است و آشتی و صفا کہ با تو نیست مرا جنگ و ماجرا حافظ

(آئندہ کیلیے منتظر رہو)

ایک خط اور اسکا جواب

(جناب علی محمود خان صاحب وکیل)

دام مجدکم۔ تسلیم ماہ مئی مین ایک سنی رسالہ انجمن اردو کی دفتر کی میز پر دکھائی دیا جس مین کوئی بہار صاحب ہین انھون نے ایڈیٹر رسالے سے سوال کیا ہے کہ کیا حضرت عمر واقعی شہید تھے یا عادی تھے اسکے جواب مین ایڈیٹر نے چند خزان دیدہ صفحات سیاہ کیے ہین اور اسمین یہ بھی لکھا ہے کہ لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاریٰ بعض کے نزدیک حضرت علی علیہ السلام کے شان مین نازل ہوئی کیا جناب اس مطلب کی تحقیق اپنے رسالہ سہیل مین فرماکر مجھے شکر گزاری کا موقع دینگے۔

مین نے یہ بھی محسوس کیا کہ اگرچہ انجمن اردو کے بعض ارکان معزز شیعی ہین مگر افسوس ہے کہ کوئی شیعی رسالہ اس دفتر کی میز پر نہین دکھائی دیتا تاکہ ناظرین کو طرفین کے خیال سے کسی نتیجہ تک پہنچنے کا موقع مل سکے۔ والسلام۔ دستخط۔

سہیل:۔ گوکہ عذیر نمبر مین مجھے اور مضامین دینے تھے مگر آپکے استفسار نے مجھے مجبور کیا کہ مین سب سے پہلے اس خرمن جہالت پر جسکی نشو و نما جہل مرکب کے دامن مین ہوئی صاعقہ باری کرون تاکہ دنیا چنین شکل برائے اکل کے مضمون کو سمجھ لے۔

یہ سنی رسالہ میری نظر سے گزر چکا ہے اور اس مضمون کو مینے بالاستیعاب پڑھا ہے جو علمیت سے کوسون دور تبصرہ و نقد انتقاد سے بعید اور تعصب جہالت بیحد قریب ہے۔

سوال کرنے والے نے رنگ زمانہ کے مطابق سعدی کے اس شعر کے مفہوم سے قطع نظر کر کے سوال کیا ہے:۔

بوریا باف گرچہ بافندہ است ۔۔۔ نہ برندش بہ کارگاہ حریر

پھر بھی مین بہار سائل کو آفرین کہونگا دو تمکا سی قد اعطیت القوس باریہا۔

اس مطلب کی تحقیق میں بحمد اللہ شیعی افراد نہ صرف ایک حیثیت سے بلکہ چند طرح سے قادر ہیں وہ جوابات مسلسل آپ کے سامنے آئینگے اور آپ دیکھینگے کہ ان اوہن البیوت لبیت العنکبوت کے کیا معنی ہیں۔

ہمارے سنی مقالہ نگار نے اگر ذرا بھی تحقیق سے کام لیا ہوتا تو وہ ہرگز ایسی جسارت نہیں کر سکتا تھا مگر بیچارہ شبلی کی تاسی اور اتباع میں وہ خود چاہتا ہے کہ اسکے مبلغ علم پر روشنی ڈالی جائے رنگین انجمن اردو اس میں اگر صرف وہابی اور سنی رسالہ آتے ہیں اور وہ زہر اگلا کرتے ہیں تو اس سے آپ برداشتہ خاطر نہوں یہ اتحاد صوری اور نفاق باطنی کے کرشمے ہیں اور اسکا نام سیاسیات اور پالیسی ہے اور ظاہر ہے کہ ایسے وقت میں مذہب کوئی چیز نہیں جب وہ جلب منفعت کا سنگ راہ ہو

پہلا جواب لیجئے ہم ابھی اس تعصب خیز چنگاری کو بجھانا چاہتے ہیں جو فاضل مدیر نے اپنے گلخن دماغ سے نکالی ہے اور دامن رسالہ پر رکھی ہے اسکے بعد ہم میخانہ شراب طلب و حضرت عمر کی بادہ نوشی سے بحث کریں گے مطمئن رہیے۔

سب سے پہلے تو اس مطلب پر غور کیجیے کہ فاضل مقالہ نگار نے جس قول کو لکھا ہے وہ کس فریق کی کتاب سے لکھا ہے اپنی یہاں کی کتابوں سے کسی قول کو نقل کرنا اور اس سے ہم پر استدلال کرنا اگر حماقت نہیں تو سادہ لوحی اور بھولاپن ضرور ہے۔

کیا کبھی کسی شیعی رسالہ نے کسی احتجاج کے وقت اپنے یہاں کے اقوال سے مدد لی ہے کاش اسی مطلب کو نظر کر کے غیر سے کام لیا گیا ہوتا، اور اگر ایسا نہیں کیا گیا تو دنیا جانتی ہے کہ یہ بلا کی کمزوری استدلال اور ناتوانی مذہب ہے۔

اگر آپ کے یہاں ہر قسم کی روایتیں موجود ہیں تو ہم پر انسے کس طرح احتجاج کیا جاسکتا ہے نہ ہم انکے ماننے کیلیے تیار ہیں کیونکہ آپ کے یہاں کے مزخرفات کی فہرست ایک عظیم فہرست ہے جو ذات احدیت سے شروع ہوتی ہے اور انبیا کو لیتی ہوئی حضرت خاتم النبیین پر آکے ختم ہوجاتی ہے۔

صحیح بخاری مین خدا کی ٹانگ و جہنم کی آواز "قط قط" ابتک کانون مین آرہی ہے اور حشر تک آتی جائیگی، رسول کی صنم پرستی کی روایتین جو آپ کے موثق کتابون مین مندرج ہین وہ قابل فراموشی نہین چنانچہ خصائص سیوطی جلد اول کے صفحہ ۸۹ پر یہ روایت آپ کو نظر آئیگی۔

واخرج ابویعلی وابن عدی والبیہقی وابن عساکر	(کئی سلسلون سے) جابر بن عبداللہ سے روایت ہے انھون نے کہا کہ
عن جابر بن عبداللہ قال کان النبی یشہد	رسول خدا مشرکین کے مقامات عبادت مین جاتے تھے اور حاضری
مع المشرکین مشاہدہم فسمع ملکین خلفہ واحدہما	دیتے تھے اپنے پیچھے دو فرشتون کو گفتگو کرتے ہوے سنا ایک دوسرے
یقول لصاحبہ اذہب بنا حتی نقوم خلف	سے کہتا تھا آؤ چلین رسول کے پیچھے کھڑے ہون اقتدا کرین
رسول اللہ قال کیف نقوم خلفہ وانما عہدہ	دوسرے نے کہا ہم کیونکر حالانکہ انکا زمانہ استلام اصنام
باستلام الاصنام الخ۔	(بتون کے آگے جھکنا) ابھی ابھی تھا۔

بتون کی تمجید مین "تلک الغرانیق العلی" آپ ہی نے رسول کی طرف منسوب کیا، طواف صنم نحاس جسکا نام "اساف" "یا" "نائلہ" تھا اسے اپ ہی نے روایت کرکے دامن رسالت پر ایک بدنما داغ لگایا اور شرک و کفر تجویز کیا۔ رسول کے پدر عالیمقدار جناب عبداللہ کے اوپر کفر کا فتویٰ آپ ہی کی کتابون مین لکھا ہوا ملے گا۔ وہ شخص جسکے زیر احسانات تربیت رسول ہو رہی تھی یعنی جناب ابوطالب کے کفر کی آپ ہی نے روایت کی درآنحالیکہ رسول کے اقوال آپ کے اقوال کے خلاف ملینگے۔ خصائص ص ۸۸ پر چند موثق سلسلون سے آپ کو یہ روایت ملے گی۔

قال العباس یارسول اللہ اترجو لابی طالب	عباس نے پوچھا کیون اے رسول خدا آپ ابوطالب کے متعلق کوئی
قال کل الخیر ارجو۔	امید کرتے ہین فرمایا تمامی خیر اور نیکیون کی امید مجھے ہے۔

وہ آپ ہی ہین جس نے انبیا کی عصمت کو بالاے طاق رکھتے ہوے، زنا، صنم پرستی، کفر، شرابخواری، حسد کینہ بغض منافقت اور جھوٹ کو انکے لیے جائز قرار دیا اور عوام و خواص کا امتیاز گم کردیا آمر و مامور اور حاکم و محکوم کے اس تفرقہ کو جو من جانب اللہ تھا ایسے مزخرفات واہیات اور بیانات سخیف سے مٹا کے

ہاتھوں سے کھو بیٹھے جناب ابراہیم خلیل خدا کے کھلے ہوئے تین جھوٹ کو آپ ہی کی صحیح بخاری اپنے دامن میں لیے ہوئے ہے۔

آپ ہی نے رسول کی نماز صبح کئی مرتبہ نوم غرق کی وجہ سے قضا کرادی ہے حضرت عائشہ کی محبت کو آپ ہی نے نقل فرماکر رسالت کو پیکر عشق بنایا اور عبادت صوم وصلوۃ کے خضوع وخشوع کو مدوحہ کے حسین چٹکیوں اور لعاب دہن کے نذر کردیا پھر جب آپکا خاتم النبیین اس شان کا ہے اور خدا اس پایہ کا اور انبیا اس درجہ کے تو وصی رسول کی کیا حقیقت آپ کے نگاہوں میں سما سکتی ہے اور اسکے دامن عصمت پر الزام شرابخواری کا دھبہ لگاتے ہوئے کیا خوف آسکتا ہے درآنحالیکہ بقول آپ کے خود آپکا رسول بھی اس شراب نوشی یا نبیذ نوشی سے (معاذ اللہ) بچا نہیں۔

لہذا آپ غور کریں کہ کیا آپ کے مزخرفات ہم پر کسی وقت اور کسی طرح بھی حجت ہوسکتے ہیں یا آپکی غیرت اجازت دیتی ہے کہ انھیں آپ مقام استدلال میں اپنے قوی اور غیر مرعوب حریف کے سامنے پیش کرسکیں رہگئی یہ بات کہ ہم آپ کی مسلم کتابوں سے کیوں استدلال کرتے ہیں وہ دنیا سمجھ سکتی ہے کہ اسکی لم کیا ہے اپنی اعتقادیات اور مسلمات سے جسقدر انسان محجوج ہوسکتا ہے اسکا عشر عشیر بھی دوسروں کے کلمات سے محجوج نہیں ہوسکتا بلکہ اسکے محجوج ہونے کیلیے کوئی وجہ ہی نہیں ہوسکتی اسلیے ہم آپ کے کلمات آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں نہ اسلیے کہ ہم آپ کے کتابوں کو اپنے اوپر حجت سمجھتے ہیں فافہم۔

دوسرا جواب { اگرچہ غیرت داروں کیلیے یہی جواب کافی تھا مگر اب میں ایک دوسری طرح سے استدلال کرنا چاہتا ہوں تاکہ ہمارے کمزور اور ناتوان حریف کو اس قصہ سکر میں سکرات کے سوا کچھ نظر نہ آئے۔

آئیے مفسرین اہل سنت سے پوچھیں اور انکی تفسیروں پر ایک نظر ڈالیں اور آیہ لاتقربوا الصلوۃ کے شان نزول کی جانچ کریں ممکن ہے کہ ہمارے محترم مقالہ نگار کی جہالت کو کوئی جائے پناہ یا امن نکال سکے۔

شان نزول

(۱) حدثنا محمد بن بشار قال ثنا عبد الرحمن بن	(چند سلسلوں سے) عطاء بن سائب سے روایت ہے انھوں
عوف قال ثنا سفیان عن عطاء بن السائب	نے ابو عبد الرحمن سلمی سے روایت کی ہے کہ ایک روز

عن ابی عبد الرحمن عن علی انہ کان ہو وعبد الرحمن ورجل اٰخر شربوا الخمر فصلی بہم عبد الرحمن فقرأ قل یا ایہا الکافرون اعبد ما تعبدون فنزلت لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکاری۔ تفسیر طبری ص۵

عبد الرحمن بن عوف وغیرہ نے شراب پی اور عبد الرحمن نے نماز مغرب پڑھائی۔ سورہ میں بجائے لا اعبد ما تعبدون کے اعبد پڑھا تو آیت لا تقربوا الصلوۃ نازل ہوئی۔

---

(۲) ثم ان عبد الرحمن بن عوف صنع طعاما ودعا الیہ ناسا من اصحاب رسول اللہ فاطعمہم وسقاہم الخمر وحضرت صلوۃ المغرب فقدموا احدہم لیصلی بہم فقرأ قل یا ایہا الکافرون اعبد ما تعبدون الخ۔ فنزلت۔ ص۱۵۶ خازن

پھر عبد الرحمن بن عوف نے کھانے کی دعوت کی بعض اصحاب رسول کو دعوت کیا انہیں کھانا بھی کھلایا شراب بھی پلائی یہاں تک کہ وقت نماز مغرب آ گیا ان اصحاب میں سے کسی ایک شخص نے امامت کی نماز مغرب پڑھائی سورہ قل یا ایہا الکافرون میں بجائے لا اعبد کے اعبد کہا تو آیت مذکور نازل ہوئی۔

---

(۳) یہی روایت بعینہ بلفظہا تفسیر مدارک ص۱۵۵ پر بھی موجود ہے۔

(۴) اخرج ابن ابی شیبہ واحمد بن حمید و ابو داؤد وترمذی وصححہ والنسائی وابو یعلی و ابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم والنحاس فی ناسخہ وابو الشیخ وابن مردویہ والحاکم وصححہ والبیہقی والضیائی فی المختارۃ عن عمر انہ قال اللہم بین لنا فی الخمر بیانا شافیا فانہا تذہب العقل والمال فنزلت یسئلونک عن الخمر فدعی عمر فقرئت علیہ فقال اللہم

ابو شیبہ احمد بن حمید ابو داؤد ترمذی نسائی ابو یعلی ابن جریر ابن المنذر ابن ابی حاتم نحاس ناسخ میں ابو الشیخ ابن مردویہ حاکم بیہقی ضیائی ان تمام لوگوں نے حضرت عمر سے روایت کی ہے اور ترمذی و حاکم نے اس کی تصحیح بھی کی ہے کہ خلیفہ ثانی نے فرمایا کہ اے خدا شراب کے متعلق تو کوئی حکم شافی بیان کر کیونکہ یہ عقل و مال دونوں کے ضائع ہونے کا سبب ہے تو آیت نازل ہوئی۔ یسئلونک عن الخمر آنحضرت عمر بلائے گئے اور یہ آیت انہیں پڑھ کر سنائی گئی (لیکن آپکو شاید تسکین نہیں ہوئی)

بین لنا فی الخمر بیانا شافیا فنزلت ولا
تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاری فکان منادی
رسول اللہ ان لا یقربن الصلوٰۃ سکران
فدعی عمر فقرأ علیہ فقال اللھم بین لنا فی
الخمر بیانا شافیا فنزلت الاٰیۃ ہی فی
المائدۃ الی قولہ فہل انتم منتہون فقال
عمر انتہینا انتہینا۔

درمنثور ص ۲۵۳

پھر آپ نے اپنے خدا سے حکم شافی بھیجنے کی فرمائش کی تو یہ آیت لا
تقربوا الصلوٰۃ آلخ نازل ہوئی اس آیت کے اترنے پر رسول
نے منادی کرا دی کہ کبھی نشہ کی حالت میں نماز میں شریک
ہو پھر عمر بلائے گئے اور دوسری آیت سنائی گئی اگر شک
کہیں جاتا ہی پھر آپ نے وہی پہلی فرمائش کی کہ اے خدا تو شراب کے
بارے میں حکم شافی بھیج آخر وہ آیت جو سورہ مائدہ میں ہے
نازل ہوئی انما الخمر والمیسر اور اب عمر کو تسلی ہوئی
اور "انتھینا انتھینا" اب چھوڑی اب چھوڑی
کہا اور فرمایا۔

---

(۵) وکان المسلمون یشربونہا وہی لہم
حلال ثم ان عمر ومعاذ ونفرا من الصحابۃ
قالوا یا رسول اللہ افتنا فی الخمر فنزلت
یسئلونک عن الخمر فشربہا قوم وترکہا قوم
ثم دعا عبد الرحمن بن عوف ناسا منہم
فشربوا وسکروا فقام بعضہم یصلی فقرأ
قل یا ایہا الکافرون اعبد ما تعبدون فنزلت
لا تقربوا الصلوٰۃ فقل من شربہا۔

تفسیر رازی
جلد ۲ ص ۳۲۷

مسلمان شراب پیتے تھے اور یہ ان کیلئے حلال تھی ایک دفعہ عمر
معاذ اور کچھ اور لوگ اصحاب رسول میں سے رسول کے پاس گئے
اور کہا کہ شراب کے بارے میں ہمیں فتویٰ دیجئے تو یہ آیت نازل
ہوئی یسئلونک عن الخمر اس آیت پر بہت سے لوگوں نے
چھوڑ دی اور بہت سے پیتے رہے۔ پھر عبد الرحمن بن عوف نے اصحاب
میں سے چند لوگوں کو بلایا اور انکو کھانا کھلوایا اور شراب پلوائی پیا
کردہ سب کے سب مخمور ہوگئے انہیں مخمور لوگوں میں سے کوئی
ایک (نام نہیں ہے) اٹھا اور نماز پڑھائی اور قل یا ایہا الکافرون
غلط پڑھا تو یہ آیت نازل ہوئی لا تقربوا الصلوٰۃ
وانتم سکاری۔

(۶) بینا رسول اللہ یصلی ببعض الصلوٰۃ اذ غنی سکران خلفہ فانزل اللہ لا تقربوا الصلوٰۃ و انتم سکاری۔ درمنثور جلد دوم صـ۱۲۲

رسول کسی وقت کی نماز میں مشغول تھے کہ کسی شخص نے عین حالت نماز میں گانا شروع کردیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

---

(۷) ان جماعۃ من افاضل الصحابۃ صنع لہم عبد الرحمن بن عوف طعاما و شرابا فاکلوا و شربوا فلما ثملوا جاء وقت الصلوٰۃ فقدموا احدہم لیصلی بہم فقرا قل یا ایہا الکافرون فنزلت۔ رازی صـ۱۲۲

افاضل صحابہ میں سے چند لوگ عبد الرحمن کے یہاں مدعو ہوئے اور وہاں کھانا بھی کھایا شراب بھی پی جب نشہ میں چور ہو گئے تو کسی ایک شخص نے امامت کی اور نماز پڑھائی کیونکہ وقت نماز آچکا تھا اور آیت غلط پڑھی تو یہ آیت نازل ہوئی۔

---

(۸) عن ابن عباس قال نزلت فی جماعۃ من اکابر الصحابۃ قبل تحریم الخمر یشربونہا ثم یاتون المسجد للصلوٰۃ مع رسول اللہ فنزلت لا تقربوا الصلوٰۃ الآیۃ رازی صـ۱۳۱

ابن عباس سے روایت ہے کہ آیت لا تقربوا ایک گروہ کے شان میں جو اکابر صحابہ سے تھا نازل ہوئی قبل اسکے کہ شراب حرام ہو کیونکہ وہ لوگ شراب پی کر مسجد میں نماز کے لیے آتے تھے

یہ آٹھ اقوال ہیں جو شان نزول آیت مذکورہ میں لکھے گیے اور جنھیں مفسرین اہل سنت نے اپنے تفاسیر میں جگہ دی ہے مگر تعجب بالائے تعجب یہ ہے کہ جب ترمذی اور ابو داؤد نے سلسلۂ موثق سے روایت کردی تھی اور بالاتفاق یہ طے پاگیا تھا کہ معاذ اللہ امیر المومنین ہی نے اوروں کے ساتھ شراب پی کر نماز پڑھائی اور آیت غلط پڑھی تو آخر ان مفسرین کو جنکی تفسیریں دیرگزریں شان نزول میں اختلاف کرنیکی کیا وجہ ہوی اور اس اختلاف کے ساتھ پھر نام میں کیوں اختلاف ہوا اور دراں اختلاف کے ساتھ تعیین اور ابہام میں کیوں اختلاف ہوا اگر یہ کہیے کہ جو مبہم ہے اسے ہم معین پر حل کرکے مراد نکال لیں گے تو یہ جب صحیح ہوتا جب ایک ہی نام معین ہوتا لیکن عبد الرحمن کے ساتھ حضرت علی کا بھی تذکرہ ہے تو یہ مبہم کس مخصوص پر محمول ہوسکے گا لامحالہ ترجیح کی ضرورت ہوگی ہمارے لیے تو آیتہ

کھلا ہوا ہے کیونکہ ہمارے پاس دلیل عصمت موجود ہے لیکن آپ اپنے لیئے وجہ ترجیح ڈھونڈ ہے گو کہ آپکے یہان کے اقوال بے سرو پا ہم پر حجت نہین مگر پھر بھی ہم ان اقوال کو بھی لکھے دیتے ہین جن سے آپ کو اور آپکے پیر و مرشد شبلی کو گنجائش کلام بغیر تحقیق ملی تاکہ نفس مطلب کے وضوح مین کوئی دقیقہ فروگزاشت نہو سکے۔

لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکاری کے تحت مین امیر المومنین کا نام حسب ذیل تفاسیر مین لیا گیا ہے۔

(۱) لباب النقول صہ۶۹ درمنثور جلد دوم صہ۱۶۵ تفسیر خازن صہ۳۷۲ تفسیر طبری صہ۵۸، مگر یہ یاد رہے کہ ان چارون کا ماخذ ترمذی اور ابوداؤد ہے لہذا ان چارون کو اگر ماخذ کے اعتبار سے دیکھیے گا تو صرف ایک قول وہ بھی ترمذی اور ابوداود کا ملیگا۔ اب اس ایک قول کے مقابلہ مین ان آٹھ اقوال کو جسکا ذکر کیا گیا لائیے اور براہ نہ فرمائیے کہ آخر وہ کیا وجہ تھی جس سے رازی ایسے مفسرین نے امیر المومنین کا نام نہین لیا اگر واقعہ ویسا ہی تھا اور یقینی تھا جسکو آپ نے اور آپکے ہم خیال لوگون نے بغیر تحقیق لکھ مارا تو ان مفسرین نے نام امیر المومنین کا اظہار کیون نہ کیا۔ حالانکہ اسوقت تک شراب حرام نہ تھی بلکہ حلال تھی تاکہ اجلالاً یا تعظیماً نام چھپانے کی ضرورت واقع ہو جیسا ان معاملات مین مفسرین کی عادت ہے کہ حضرت عمر کو جب ایسے مقامات پر پائینگے ہمیشہ "رجل" سے تعبیر کرینگے یا زیادہ سے زیادہ "فلان" کہکے انکی ہستی کو پوشیدہ رکھینگے۔

معلوم ہوا کہ اس نسبت بادہ نوشی مین جو علی بن ابیطالب کی طرف ہوئی ایک عظیم شبہ و شک ان لوگون نے محسوس کیا اور یہ جسارت نہ کر سکے کہ بے دھڑک کسی ناکردہ گناہ کا نام لکھین اسکے علاوہ اگر رازی کے اقوال کو دیکھیے تو آپکو تشخیص خود ہو جائیگی کہ کون لوگ تھے جن کا نام نہین لیا گیا اور غالبا اجلالاً نام چھپایا گیا ہو کیونکہ اس کے قبل ایک آیت نازل ہو چکی تھی مگر شراب چھٹتی نہ تھی۔

چنانچہ رازی کا یہ کہنا نزلت فی اکابر الصحابۃ، یا افضل الصحابۃ "اکابر" اور "افضل" خاص ذوات کی طرف مشیر ہے صحابہ کبار یا وہ صحابہ جنکی افضلیت کا لوگ دم بھرتے ہین انکا تو کی

بچتا ہوا نظر نہین آتا۔

روایت ۳ بالکل اس واقعہ سے جس مین نفس رسول کی ہستی شریک کی جاتی ہے خلاف ہے کیونکہ نزول آیت کی وجہ اس روایت مین یہ بتائی گئی ہے کہ لوگ بحالت سکر رسول کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے اور اسمین کوئی تعجب نہین کیونکہ اصحاب اسکے عادی بھی تھے اور حکم تحریم بھی نہین اترا تھا۔ اور اسی وجہ سے مفسرین نے لاتقربوا الصلوۃ مین "صلوۃ" کے معنے "مقام صلوۃ" یعنی مسجد کے لیے ہین

روایت ۴ آپکے مراد سے بالکل الگ جا رہی ہے یعنی حالت نماز مین رسول کے پیچھے لوگ گاتے تھے لہذا آیت لاتقربوا الصلوۃ نازل ہوئی۔ "میخانہ اسلام" جو سبیل ۳ مین چھپ چکا ہے اُسمین مستطرف والی روایت کے شعر دیکھیے ممکن ہے یہی شعر گائے جاتے رہے ہون تو بادہ خوار مشتہر ہو جائیگا۔

روایت ۵ درمنثور والی بتاتی ہے کہ منزل آیت حضرت عمر تھے کیونکہ آپ ہی کو تمام اصحاب (اور خود حضرت ابوبکر سے زائد جو جاہلیت مین بادہ نوش مشہور تھے) سے زائد بیان شافی کی تلاش تھی اور جب آپ منزل آیت تھے تو لامحالہ ایسی حالت مین بھی رہے ہونگے کہ انتم سکاری صادق آسکے۔

اسکے علاوہ اگر حضرت عمر کو آپ منزل آیت نہ مانینگے تو وہ شرف آپکے ہاتھون سے گم ہو جائیگا کہ نزول آیات آپکے دعاؤن اور کلمات پر ہوا کرتا تھا۔

روایت ۶ بتاتی ہے کہ خود عبدالرحمن بن عوف نے نماز پڑھائی اور اس مین آیت غلط پڑھی اور لطف یہ ہے کہ اس روایت مین بھی عطاء بن سائب ہین اور جو روایت ترمذی اور ابوداؤد مین ہے اس مین بھی انہین راوی صاحب کا قدم درمیان ہے نہ معلوم یہ قول انکا صحیح ہے یا وہ قول جسکو ترمذی نے لکھا۔ سچ ہے "دروغگو را حافظہ نباشد" اب آپ ہی بتائیے کہ جب مطلب اتنا مشکوک ہو اور مطلوب پر اتنے پردے پڑے ہون تو کیا ایسی شے مقام احتجاج مین کوئی عاقل پیش کر سکے گا۔ کیا شرم اجازت دیگی کہ وہ ایسا ضعیف و لچر قول

وہ بھی وہ جو فریق مخالف اپنی کتابوں سے پیش کرے اس طرح بے دھڑک بغیر تحقیق لکھ دیا جائے اور پھر یہ آرزو ہو کہ ایک مستحکم اور غیر متزلزل مذہب کے افراد اسے قبول کریں۔

"مرا برارزو ہائے تمنائی خندہ می آید"

تیسرا جواب (اس امر میں تو ہمارے معزز نامہ نگار کو بھی شک نہیں کہ یہ واقعہ عبدالرحمن بن عوف کے مکان کا ہے یہ بھی معلوم ہے کہ اس میں اصحاب کبار اور ہملو نشین رسول اللہ شریک تھے یہ بھی معلوم ہے کہ بادہ نوشی میں وقت مغرب سر پر آگیا اور نماز کیلیے اُٹھے (غالبًا اتنا ہوش تھا) اور یہ بھی معلوم ہے کہ یہ وہ اصحاب تھے جن سے رسول سے جدائی کم ہوتی تھی یہ بھی معلوم ہے کہ رسول سوقت زندہ تھا اور نماز مسجد نبوی میں باجماعت ہوتی تھی یہ بھی معلوم ہے کہ اصحاب کبار جس قدر نماز کے گرویدہ تھے اتنا کوئی بھی نہ تھا اور وہ چاہتے تھے کہ رسول کے پیچھے نماز پڑھیں چنانچہ اتنا شوق تھا کہ اگر کبھی حضرت عائشہ کے حجرہ سے رسول اللہ کسی ضرورت خاص کی وجہ سے نہیں نکل سکتے تھے تو لوگ باہر صف باندھ کے کھڑے ہو جاتے تھے اور آپ اندر امام کی حیثیت سے قیام فرماتے تھے اور دیوار بیچ میں حائل ہوتی تھی اور یوں نماز ادا کی جاتی تھی۔ ملاحظہ ہو عن عائشہ قالت صلی رسول اللہ فی حجرتہ والناس یاتمون بہ من وراء الحجرۃ رواہ ابو داود مشکوۃ صفحہ۔

اگر کوئی شخص نماز جماعت میں نہیں شریک ہوتا تھا تو چاہے وہ فرادیٰ نماز پڑھ چکا ہو مگر پھر بھی اسکے لیے رسول کا قول تھا کہ وہ ساتھ باجماعت پڑھے۔

عن یزید بن الاسود قال شھدت مع النبی صلیت	یزید بن الاسود کہتے ہیں کہ میں نے رسول کے ہمراہ نماز صبح
معہ صلوۃ الصبح فی مسجد الخیف فلما قضی صلوتہ و	مسجد خیف میں پڑھی جب نماز ختم ہو گئی تو دو شخص آخر صف میں
انحرف فاذا ہو برجلین فی اخر القوم لم یصلیا	تھے جنھوں نے نماز نہیں پڑھی تھی (یعنی رسول کے ہمراہ)
معہ قال علی بہما فجیٔ بہما ترعد فرائصہما فقال ما منعکما	رسول نے حکم دیا کہ ان دونوں کو لاؤ وہ دونوں آئے
ان تصلیا معنا فقالا یا رسول اللہ انا کنا	درانحالیکہ انکے بازو خوف سے کانپ رہے تھے آپ نے
قد صلینا فی رحالنا قال فلا تفعلا الخ	کہا تمکو میرے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا انھوں نے

کہا اے رسول ہم نماز اپنے مقام پر پڑھ چکے تھے آپ نے فرمایا اب ایسا نہ کرنا مشکوٰۃ صفحہ ۸۳

نماز خلف رسول کا اصحاب کو اتنا شوق تھا کہ اصحاب پہلے رسول کے پیچھے نماز پڑھتے تھے اور پھر جا کے اپنے قبیلہ اور قوم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے مگر رسول کے ساتھ نماز پہلے ادا ہوتی تھی چنانچہ اصحاب رسول سے یہی معاذ جو عبدالرحمن بن عوف کی دعوت مین شریک تھے اور شراب نوش کر رہے تھے انکے متعلق یہ روایت ملتی ہے۔

کان معاذ یصلی مع النبی ثم یاتی قومہ فیصلی بھم۔ صفحہ ۸۳ مشکوٰۃ

معاذ پہلے رسول کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے پھر اپنے قوم کے ساتھ آ کے پڑھتے تھے۔

اب جب حیات و زندگی مین اس حصول شرف کا اتنا شوق رہا ہو اور یون رسول کے پیچھے نماز پڑھی جاتی ہو تو آخر آج وہ کون سی وجہ تھی جس سے تخلف عن صلوٰۃ الرسول کیا گیا اور وہ بھی ان لوگون نے جنکو رازی اکابر صحابہ کہتا ہے۔ اور پھر اس پر رسول نے کوئی باز پرس بھی نہین فرمائی حالانکہ مشکوٰۃ کی روایت بتاتی ہے کہ آپ دوسرون کو جب وہ نماز پڑھ بھی چکے ہون پھر نماز پڑھنے کا حکم دیتے تھے اور اسکے خلاف ورزی کی ممانعت فرماتے تھے جیسا "لا تفعلا" سے ظاہر ہے۔

جب عبدالرحمن بن عوف کے یہان کھانا کھایا جا رہا تھا اور شراب اڑ رہی تھی تو وہ معاذ جنکا قصہ اوپر گزرا کیا آج کے دن رسول کے پیچھے نماز پڑھنا نہین چاہتے تھے درانحالیکہ انکی عادت تھی کہ وہ پہلے رسول کے پیچھے نماز پڑھ لیتے تھے پھر اپنے قوم مین جا کے پڑھتے تھے۔

یہ نہ کہئے گا کہ سکر کی وجہ سے خیال نہ رہا ورنہ مین پوچھونگا کہ حالت سکر مین اسکا احساس کیونکر ہوا کہ نماز مغرب کا وقت آ گیا۔ ۔۔ اور ملاحظہ ہو۔

عن عبداللہ بن مسعود قال لقد رأیتنا وما	عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ ہم نے
یتخلف عن الصلوٰۃ الا منافق قد علم نفاقہ او	اس بات کو جانا کہ رسول کی نماز سے نہین تخلف کرتا مگر
مریض ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ولو انکم صلیتم فی بیوتکم	منافق جسکا نفاق ظاہر ہو یا کوئی مریض (جو مجبور ہو)
کما یصلی ہذا المتخلف فی بیتہ لترکتم سنۃ نبیکم	(اے اصحاب نبی) اگر تم نے اپنے گھرون مین نماز پڑھی ہوتی

ولو ترکتم سنۃ نبیکم لضللتم وما یتخلف عنہا الا المنافق معلوم النفاق۔

مشکوۃ صفحہ

جیسا کہ یہ متخلفین عن الصلوۃ کیا کرتے ہین تو گویا تمنے سنت نبوی کو ترک کر دیا اور جب تمنے سنت کو ترک کر دیا تو تم گمراہ ہو گئے اور نماز سے نہین تخلف کرتا مگر وہ منافق جسکا نفاق کھلا ہوا ہو۔

اب فرمایئے کہ اصحاب خاص رسول کیا ان باتون سے واقف تھے یا منافقت تجویز فرمایئے مگر غضب تو یہ ہے کہ اس گروہ بادہ خواران مین حضرت عمر بھی دکھائی دیتے ہین جو آپ کے نزدیک کبھی بھی منافق نہین ہو سکتے۔

چوتھا جواب اس مطلب پر اب کوئی حجاب باقی نہین کہ امیر المومنین کی عداوت ان طبیعتون مین ہمیشہ جاگزین رہی جنھون نے اسلام ظاہری قبول کیا تھا مگر انکے دل ہمیشہ پرستاری کفر مین مشغول تھے چنانچہ خاندان حرب کی منحوس نسل جو موعظتا القلوب کی یادگار تھی اور جس نے رسول کو بارہا سخت تکلیف دی اور مدتون کفر و اسلام مین انہین کفر پرستون کی وجہ سے جنگ رہی اور اعلاے کلمہ حق مین یہی لوگ مانع رہے یہ لوگ رسول اور خاندان رسول سے چھپی ہوئی عداوتین رکھتے تھے جسکو تاریخین آجتک ثابت کر رہی ہین معاویہ جس پر رسول لعنت کر چکا تھا اور جسکو اصحاب جہنم مین شمار کر چکا تھا اسکے عہد مین امیر المومنین کے خلاف جتنی کارروائیان ہوئین اور جتنے معائب کا اظہار کیا گیا کہ اگر کوئی معمولی ہستی ہوتی تو آج اس کا نام و دولت کی قوت کب کا کھو چکی ہوتی مگر زور حق کو دیکھو کہ جس قدر فضائل کے پوشیدگی مین کوشش اور معائب کے نشر مین سعی کی گئی اتنے ہی فضائل اتحھ کے سامنے او چمک کے نکلے اس کے عہد مین ایک خاص گروہ تیار کیا گیا تھا جس کا شیوہ نا حق کوشی تھا چنانچہ اس داستان طویل کو مختصر کرتے ہوے ایک واقعہ لکھتا ہون جو ابن ابی الحدید معتزلی جلد چہارم صفحہ ۳۴ مطبوعہ طہران مین درج ہے۔

وقد روی ان معویۃ بذل لسمرۃ بن جندب مائۃ ... لعنہم حتی یروی ان ہذہ الآیۃ انزلت فی

معاویہ نے سمرہ بن جندب کو جو اصحاب رسول مین سے تھا ایک لاکھ درہم دئے تاکہ وہ آیت کی روایت علی کی

علیؑ و من الناس من تعجبک قولہ فی
الحیوۃ الدنیا و یشہد اللہ علی ما فی
قلبہ و ہو الد الخصام و اذا تولی سعی
فی الارض لیفسد فیہا و یہلک الحرث
و النسل و اللہ لا یحب الفساد و ان
الآیۃ الثانیۃ نزلت فی ابن ملجم (لعنہ اللہ)
و من الناس من یشری نفسہ ابتغاء
مرضات اللہ فلم یقبل فبذل لہ
مائتی الف درہم فلم یقبل فبذل لہ
اربع مائۃ الف فقبل ذلک و روی
ذلک۔

کی شان مین کردے (معاذ اللہ) آیت کا ترجمہ لوگون مین
سے وہ بھی ہین جنکا قول تمھین اے رسول تعجب مین ڈالتا ہے
حیات دنیا کے متعلق اور خدا انکے دل کی باتون پر شاہد ہے۔
اور وہ بڑا جھگڑالو ہے اور جب وہ مقتدر ہوتا ہے تو سعی
کرتا ہے کہ زمین مین فساد پھیلائے اور کھیتی اور نسل کو برباد کردے
اور خدا فساد کو دوست نہین رکھتا۔ (اور اسلیے روپئے دئے کہ
اس آیت کی روایت ابن ملجم ملعون کیلیے کرے وہ آیت یہ ہے
و من الناس من یشری لوگون مین سے وہ لوگ بھی ہین جو اپنے
نفس کو رضائے خدا پر بیچ ڈالتے ہین) مگر وہ (سمرہ بن جندب)
ایک لاکھ پر یہ جسارت نہ کرسکا معاویہ نے دو لاکھ دیئے اسپر
بھی وہ راضی نہوا یہانتک کہ معاویہ نے چار لاکھ دیئے اور سمرہ نے
روایت کردی اور یون قرآن کے معنے بدلے گئے۔

یہ اصحاب رسول کی دیانت اور ایمانداری تھی اور یون حق پوشی اور ناحق کوشی مین قلم چلتا تھا
اور اس طرح دولت کے طمع مین قرآن کی آیتین فریادی نظر آتی تھین۔

جب روپئے اور وہ بھی چار لاکھ لے لینے کے بعد ایمان فروشی اصحاب رسول کو سبک معلوم ہوتی تھی اور دولت حق کے چھپانے مین ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے تو کیا ہمارا معاصر مقالہ نگار اس بات کو ثابت کرسکے گا کہ آیت ولا تقربوا الصلوۃ اور اسکے اسباب نزول مین کسی قسم کا ناجائز تصرف نہین کیا گیا اور کیا وہ کسی طرح سے ہمارے استدلال کو غلط ثابت کرسکتا ہے جب نہین اور ہرگز نہین تو وہ کیون اس طرح کے اعتراض پیش کرتا ہے جس کے تحقیق مین اسکے مذہب کا ملمع اترتا ہوا دکھائی دے۔

پانچوان جواب} معزز مقالہ نگار نے ہمین ایک راستہ جواب دینے کا بتایا ہے اور وہ یہ کہ اگر حضرت عمر شراب پیتے ہوتے تو قدامہ بن مظعون اور عبد اللہ بن عمر پر حد جاری کرنے کا واقعہ

نہ پیش آتا جس سے معلوم ہوا کہ حضرت عمر نہ صرف تارک خمر تھے بلکہ اس معاملہ مین کسی کی خاطر بھی نہ کرتے تھے چہ جائیکہ خود پیتے۔" اس پر سہیل انشاء اللہ آئندہ بحث کریگا مطمئن رہیے؟

اس بنا پر مین امیرالمومنین کے وہ اقوال و افعال پیش کرونگا جو بڑے شد و مد کے ساتھ اس فعل کو قبل تحریم آپسے دور رکھتے ہین چہ جائیکہ بعد تحریم معاذ اللہ سب سے پہلے ابن ابی الحدید کے صفحہ ۲ ہ۸ کی یہ عبارت دیکھیے۔

ولم یجر علیہ اسم شرک ولا شرب خمر	کبھی امیرالمومنین پر الزام شرک نہین لگا اور نہ شرب خمر کا
وقد قال رسول اللہ لفاطمۃ زوجک	اتہام اور رسول نے فرمایا اے فاطمہ تمھارا شوہر میری امت کی
خیر امتی الخ۔	بہترین فرد ہے۔

اب اسکے بعد تفسیر خازن ص ۱۵۷ پر امیرالمومنین کا یہ قول ملاحظہ ہو۔

عن علی علیہ السلام لو وقعت قطرۃ	امیرالمومنین فرماتے تھے کہ اگر شراب کا ایک قطرہ کنوین مین
فی بئر فبنیت مکانہا منارۃ لم اوذن	گر پڑے اور اسپر کوئی منارہ بنایا جائے تو مین اسپر اذان کبھی نہ کہون
علیہا ولو وقعت فی بحر ثم جفت ثم نبت	اور اگر کوئی قطرہ دریاے ناپیدا کنار مین گرے پھر وہ دریا خشک
فیہ الکلاء لم ارعہ۔	ہو جائے پھر اسپر گیاہ اگے تو مین (گلہ کو) نہ چراؤن۔

اب بحر کی کثرت پر نظر کیجیے اور قطرہ شراب کی قلت پر۔ اور پھر اس بحر کے خشک ہو جانے پر نگاہ کیجیے اور اسپر گیاہ کے اگنے کو دیکھیے ان تمام انقلابات کے بعد بھی ذات مبارک یہ نہین گوارا کرتی کہ وہ انعام جو اس ذات کے ملک مین ہین وہ اسکو کھائین پھر جب مزاج مین اتنی احتیاط ہو اور طبیعت مین اتنی نفرت ہو تو کیا شرابخواری کا وہم بھی اس ذات برگزیدہ و معصوم کی جانب کیا جا سکتا ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

چھٹا جواب } یقیناً یہ وہ جواب ہوگا جو آپ کی رگ اعتراض کو بالکل قطع کر دیگا اور انشاء اللہ آپ کی غیرت آئندہ ایسی جرأت کبھی بھی نہ کر سکے گی آئیے اس روایت کو جانچین جو ترمذی نے لکھی اور بعض مفسرین نے ترمذی پر اعتماد کرتے ہوے اسے اپنے تفاسیر مین درج کیا اور

شبلی صاحب نے جن کو تحقیق سے ایک حد تک نفرت تھی سیرۃ النبی مین پیش کر دیا اور جناب تسلسل عبارت مین درج کرتے ہوے آگے بڑھ گئے۔

روایت صحیح ترمذی

حدثنا عبد بن حمید نا عبد الرحمن بن سعد عن ابی	عبد بن حمید نے عبد الرحمن بن سعد سے اور انھون نے ابو جعفر رازی
جعفر الرازی عن عطاء بن السائب عن ابی عبد الرحمن	سے اور انھون نے عطاء بن سائب سے اور انھون نے ابو عبد الرحمن سلمی
السلمی عن علی بن ابیطالب قال صنع لنا عبد الرحمن	سے روایت کی ہے اور انھون نے علی بن ابیطالب سے کہ ایک دفعہ
بن عوف طعاما فدعانا وسقانا من الخمر فاخذت	عبد الرحمن نے دعوت کی اور ہملوگون کو کھانا کھلایا اور شراب پلائی
الخمر منا وحضرت الصلوۃ فقدمونی فقرأت قل یا	شراب کا نشہ چڑھا اور ہمکو ان لوگون نے نماز مغرب مین امام بنا لیئے
ایہا الکافرون الخ فانزل اللہ یا ایہا الذین	قل یا ایہا الکافرون غلط پڑھا تو یہ آیت نازل ہوئی لا تقربوا الصلوۃ
آمنوا لا تقربوا الآیۃ ہذا حدیث حسن غریب صحیح۔	ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب اور صحیح ہے۔

اب براہ کرم ذرا اسکے راویون پر نظر ڈالیے اور روایت کی صداقت کو رجال سے پرکھیے جو کھری نکلے تو ہم ذمہ دار جو جھوٹی نکلے اور نکلے گی تو اس ترمذی کو الگ کیجیے بلکہ "فرک" مناسب ہوگا اس کے راویون مین سے ایک صاحب عطاء بن سائب ہین انکے متعلق علماے رجال اہلسنت کے اقوال دیکھیے۔

عطاء بن السائب ابو محمد و یقال ابو السائب	عطاء بن سائب ابو محمد اور انہین ابو سائب ثقفی کوفی بھی کہتے
الثقفی الکوفی صدوق اختلط من الخامسۃ۔	ہین صدوق ہین دیگر قول مختلط ہے طبقہ پنجم مین انکا شمار ہے
مات سنۃ ست وثلثین۔ تقریب ص ۱۴۵	۱۳۶ھ مین مرے۔

عطاء بن السائب بن زید الثقفی ابو زید الکوفی	عطاء بن السائب بن زید ثقفی ابو زید کوفی علمائے تابعین سے
احد علماء التابعین روی عن عبد اللہ بن	ہین عبد اللہ بن ابی اوفی انس انکے والد اور ایک گروہ نے ان سے
ابی اوفی وانس ووالدہ وجماعۃ حدث عن	روایت کی ہے کہ عطاء سے سفیان اور شعبہ وغیرہ نے روایت
عنہ سفیان وشعبہ والفلاس وتغیر باخرہ و	کی پھر انہین آخر مین تغیر پیدا ہوگیا اور حافظہ خراب ہو گیا۔
ساء حفظہ قال احمد من سمع منہ قدیما	احمد نے کہا ہے کہ انکی قدیم روایتین صحیح ہین اور نئی اور بعد کی

فہو صحیح ومن سمع منہ حدیثا لم یکن بشیٔ وقال
یحیی لا یحتج بہ وقال احمد ابن ابی خیثمہ
حدیثہ ضعیف ولقی الی سنۃ ست و
ثلاثین ومائۃ فعلے ہذا یکون قد شارف
المائۃ سنۃ وکان من قراء المجودین تلا علی
ابی عبد الرحمن السلمی ۔ وقال ابن علیہ
قدم علینا عطاء بن السائب البصرۃ
فکنا نسئلہ فکان یتوہم وقال وہیب
قدم علینا عطاء بن السائب فقلت
کم حملت عن عبیدہ قال اربعین حدیثا
قال علی بن المدینی لیس یروی عن عبیدہ
حرفا وہذا یدل علی انہ اختلط ۔ حدثنا سفیان
قال کنت سمعت من عطاء بن السائب
قدیما ثم قدم علینا قدمۃ فسمعتہ یحدث ببعض
ما کنت سمعت فخلط فیہ فاتقیتہ و
اعتزلتہ ۔
ومن مناکیر عطاء مما رواہ عنہ روح
بن القاسم وابو الاحوص وابو حمزۃ السکری
عن ابی یحیی زیاد عن ابن عباس قال
جاء رجلان الی النبی الخ ۔
میزان الاعتدال ذہبی

روایتیں کچھ بھی نہیں یعنی غلط ہیں ۔ یحیی نے کہا ہے کہ عطا کی
روایتوں سے احتجاج درست نہین احمد بن خیثمہ نے کہا ہے کہ
عطا کی حدیث ضعیف ہے ۱۳۶ھ مین مرے اس اعتبار سے
سن سو برس سے کہین زیادہ تھا قاریٔین مجودین مین سے تھے
ابو عبد الرحمن سلمی کے پاس تلاوت کی ۔ ابن علیہ نے کہا ہے کہ
عطا بن سائب ہمارے پاس بصرہ مین آئے تو جب ہم اُنسے کچھ
سوالات احادیث کے متعلق کرتے تھے تو اُنکے جوابون سے
ظاہر ہوتا تھا کہ انھین وہم ہو گیا ہے ۔ وہیب کہتے ہین کہ
عطا بن سائب ہمارے پاس آئے تو ہم نے اُن سے پوچھا کہ
تم نے عبیدہ سے کتنی حدیثین لین جواب دیا کہ چالیس حدیثین
علی بن المدینی کہتے ہین کہ حالانکہ عطا نے ایک حرف بھی
اُنسے نہین لیا (روایت) اور یہ جواب عطا کے اختلاط پر قوی
دلیل ہے ۔ سفیان کہتے ہین کہ مینے عطا سے قدیم مین کچھ روایتین
سنی تھین جب وہ ایک دفعہ میرے پاس آئے تو مینے انھین
روایتون کو جو سن چکا تھا پھر سنا تو مینے دیکھا کہ بہت کچھ
اختلاط تھا اس دن سے مین اُنسے بچتا رہا اور اُنکے مرویات
کا لینا ترک کر دیا ۔ بدترین مرویات عطا سے وہ روایت
ہے جو اُنسے روح بن قاسم اور ابو الاحوص وابو حمزہ سکری
نے ابی یحیی زیاد سے انھون نے ابن عباس سے روایت
کی ہے کہ رسول کے پاس دو شخص آئے الخ

دوسرے وہ صاحب جن سے یہ روایت لی گئی ہے اور جو عطاء بن سائب کے استاد بھی تھے اُن کی کنیت ابو عبد الرحمن سلمی ہے اور انکا نام نامی عبد اللہ بن حبیب ہے آپ طبقہ ثانیہ میں داخل ہیں اور آپ کے صداقت کے متعلق ذہبی میزان الاعتدال کے صفحہ ۳ پر یون رقمطراز ہے۔

عبداللہ بن حبیب قال ابو حاتم لا یحتج به ولقی بعد الخمسین ومائة۔	"عبداللہ بن حبیب" ابو حاتم کہتے ہیں کہ انکی مرویات سے احتجاج درست نہیں۔

اب غالباً جناب کو معلوم ہو گیا ہو کہ آپ نے کس قدر تعصب سے کام لیا ہے۔ اور جناب کے اگلے قوم میں نے کتنا حقیقت پر پردہ ڈالنا چاہا ہے اگرچہ وہ آج پارہ پارہ نظر آتا ہے۔

کیا ایسے لوگوں کے مرویات سے جو خود آپ کے علما کے نزدیک مقدوح اور حدیث منکر کے بیان کرنے والے ہوں آپ ہم پر احتجاج کر سکتے ہیں "سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجاست"

عطاء بن سائب کے متعلق علمائے اہلسنت کی رائیں

قال البخاری احادیث عطاء بن السائب القدیمة صحیحة۔	بخاری کہتے ہیں کہ عطاء بن سائب کے صرف احادیث قدیمہ صحیح ہیں۔
قال احمد بن حنبل عطاء بن السائب ثقة رجل صالح من سمع منه قدیماً کان صحیحاً۔	احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ عطاء بن سائب مرد ثقہ و صالح ہیں اگر جس نے انسے قدیم سنا ہے وہی صحیح ہے۔
وقال النسائی ثقة فی حدیثه القدیم لکنه تغیر۔	نسائی کہتے ہیں کہ صرف اپنے احادیث قدیم میں صحیح تھے پھر انہیں تغیر ہوا۔
قال احمد من سمع منه قدیماً فصحیح ومن سمع حدیثاً فلیس بشیء۔ میزان الاعتدال صفحہ ۱۹۷	احمد کہتے ہیں کہ جس نے ان سے قدیماً سنا ہو وہ صحیح ہے اور جس نے اسکے بعد سنا وہ کچھ بھی نہیں (محض غلط ہے)

اب ان اقوال کے دیکھنے کے بعد ہمارے مقالہ نگار کا فرض تھا کہ وہ روایت ترمذی کو عطاء بن سائب کے مرویات قدیمہ اور احادیث قدیمہ میں ثابت کرتا اور اس بات کو ثابت کرتا کہ وہ حدیث مذکور عطاء کے منہ سے قبل اختلاط قبل وہم قبل تغیر اور قبل نقل منکرات و موضوعات نکلی ہے

تب ہم پر وہ مقام حجت مین شاید وا مد کر سکتا تھا مگر معلوم ہے کہ حضرت رئیس التحریر اور العمانی شبلی دونون کی لگاتار کوششون اس امر خاص مین نقش بر آب ثابت ہونگی اور باطل کو کبھی بھی فروغ نہوگا۔

قول فیصل اور شکر خدائے عز وجل

میزان الاعتدال مین علمائے اہل سنت نے جو محک صحت احادیث عطاء بتائی وہ سب سے پہلے تو یہ ہے کہ وہ روایتین صحیح کہی جائینگی جسکو عطا نے قبل اختلاط و توہم و تغیر ذہن روایت کیا ہو رہگئی اسکی محک اور کسوٹی کہ قدیم کون ہین اور حدیث کون ہین اختلاط کے قبل کی کون ہین اور بعد کی کون ہین اسکے متعلق اس عبارت سے پتہ چلیگا۔

حدث عنہ سفیان وشعبہ والفلاس و تغیر باخرہ وساء حفظہ۔	سفیان شعبہ وغیرہ نے اُن سے روایت کی بعد انکے تغیر ہو گیا اور حافظہ خراب ہو گیا۔
وقال احمد ابن ابی خیثمہ عن یحیی حدیثہ ضعیف الا ما کان عن شعبہ وسفیان۔	عطا کی تمام حدیثین ضعیف ہین مگر وہ جسکو شعبہ اور سفیان نے نقل کیا ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ اگر شعبہ اور سفیان کا سلسلہ درمیان مین ہو تو اسے قدیم سمجھو اور وہی صحیح ہے اور اگر ان دونون مین سے کوئی نہو تو سمجھو کہ یہ اسوقت کی روایت ہے جب ممدوح خلل دماغ نسیان، اختلاط وغیرہ مین مبتلا ہوچکے تھے اور اعتبار قبول ہاتھون سے کھو چکے تھے اسی اختلاط کا یہ نتیجہ تھا کہ ایک کی بات دوسرے کی جانب منسوب فرما دیتے تھے اور ترمذی اور ابو داؤد جو صحاح ستہ مین داخل ہین ایسے معلات کو اپنے صفحات مین جگہ دیتے تھے۔

اس نقد کے بعد اب ذرا ایک ہی راوی کی بیان کی ہوئی دو روایتون کا موازنہ کیجیے انشاء اللہ آپ خود قول فیصل بغیر سمجھائے ہوے اور بغیر کسی دقت کے معلوم کرلینگے۔

مین روایت ترمذی کو بجنسہٖ نقل کرتا ہون تاکہ موازنہ باحسن وجوہ ہو سکے۔

(روایت ترمذی)

حدثنا عبد بن حمید نا عبد الرحمن بن سعد	عبد ابن حمید نے عبد الرحمن ابن سعد سے انہون نے

عن ابی جعفر الرازی عن عطاء ابن السائب عن ابی عبد الرحمن السلمی عن علی بن ابیطالب قال صنع لنا عبد الرحمن بن عوف طعاما فدعانا وسقانا الخمر فاخذت الخمر منا وحضرت الصلوٰة فقدمونی فقرأت قل یا ایہا الکافرون لا اعبد ما تعبدون ونحن نعبد ما تعبدون فانزل اللہ یا ایہا الذین آمنوا لا تقربوا الصلوٰة وانتم سکاری حتی تعلموا ما تقولون ہذا حدیث حسن غریب صحیح۔

ابی جعفر رازی سے انھون نے عطاء ابن سائب سے انھون نے ابو عبد الرحمن سلمی سے انھون نے علی ابن ابیطالب سے یہ روایت کی کہ عبد الرحمن نے دعوت کی جو لوگ گئے کھانا کھایا شراب پی مخمور ہوے اون لوگون نے مجھے جماعت کا امام بنایا یعنے نماز مغرب پڑھائی اور آیت قل یا ایہا الکافرون غلط پڑھا تو یہ آیت نازل ہوئی لا تقربوا الخ۔ ترمذی نے اسکو حسن صحیح اور غریب کہا ہے۔

روایت مستدرک

حدثنا ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب الحافظ ثنا علی بن الحسن ثنا عبد اللہ بن الولید ثنا سفیان وحدثنا ابو زکریا یحیی بن محمد العنبری ثنا ابو عبد اللہ البوشنجی ثنا احمد بن حنبل ثنا وکیع ثنا سفیان عن عطا ابن السائب عن ابی عبد الرحمن السلمی عن علی رضی اللہ عنہ قال دعانا رجل من الانصار قبل ان تحرم الخمر فتقدم عبد الرحمن بن عوف فصلی بہم المغرب فقرا قل یا ایہا الکافرون فالتبس علیہ فیہا فنزلت لا تقربوا الصلوٰة وانتم سکاری ہذا حدیث صحیح الاسناد۔

ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب حافظ نے علی بن حسن سے انھون نے عبد اللہ بن ولید سے انھون نے سفیان سے اور ابو زکریا یحیی بن محمد عنبری نے ابو عبد اللہ بوشنجی سے انھون نے احمد بن حنبل سے انھون نے وکیع سے انھون نے سفیان سے انھون نے عطا بن سائب سے انھون نے ابو عبد الرحمن سلمی سے انھون نے علی بن ابیطالب سے روایت کی ہے کہ ایک شخص انصاری نے قبل تحریم خمر ہم لوگون کو بلایا اور عبد الرحمن بن عوف نے آگے بڑھکر نماز پڑھائی اور سورہ قل یا ایہا الکافرون کی آیت غلط پڑھی تو آیت لا تقربوا الصلوٰة نازل ہوئی یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

اوپر کہ چکا ہون کہ علمائے اہلسنت نے اس امر کو طے کر لیا ہے کہ عطا بن سائب کی وہ روایت صحیح ہے جس کے سلسلہ مین سفیان یا شعبہ ہون کیونکہ وہ قدیم اور قبل اختلاط ہے اور اگر سلسلہ رواة میت

ان دونون مین سے کوئی ایک نہو تو روایت غلط اور ضعیف ہے کیونکہ وہ بعد تغیر و اختلاط ہے۔

اب ناظرین خود فیصلہ کرلین کہ مستدرک کی روایت جس مین عبد الرحمٰن عوف کے متعلق امامت نماز مندرج ہے وہ صحیح ہے کیونکہ سلسلہ رواۃ مین سفیان کا نام دکھائی دیتا ہے اور ترمذی کی روایت جو امیر المومنین کے لیے ہے وہ قطعاً غلط کیونکہ نہ وہان سفیان کا پتہ ہے نہ شعبہ کا۔

معلوم ہوتا ہے کہ عطا نے پہلے صحیح واقعہ کی روایت کی جس مین سفیان ہین اسکے بعد واقعہ تو وہی تھا مگر حالت سکر مین نماز پڑھانے والے کا نام اختلاط کیوجہ سے بدل گیا اور بجائے عبد الرحمٰن کے اس واقعہ کو امیر المومنین کی طرف منسوب کر دیا۔

خیر اس بیچارہ کو تو کبر سنی کی وجہ سے کیونکہ عمر سو برس سے زائد ہو چکی تھی یہ مرحلہ پیش آیا مگر آپ حضرت ترمذی کو ملاحظہ کرین کہ نہ جانچ کی نہ نقد سے کام لیا نہ معلوم تعصب نے کیا جادو کیا کہ غلط اور غیر محقق کو اپنی کتاب مین جگہ دی اور نام رکھا صحیح ترمذی یہ ہے۔

"برعکس نہند نام زنگی کافور"

کیا اب بھی آپ اس واقعہ (ترمذی والی روایت) کے غلط ہونے مین شک کرتے ہین اگر ایسا ہے تو براہ کرم ہمارے استدلالات مین قدح کیجیے جس کے ہم منتظر رہین گے، مگر معلوم ہے کہ آپ کی عمر اس مین صرف ہو جائیگی اور یہ مضبوط استدلال اپنی جگہ سے جنبش نہ کر سکیگا۔

انشاء اللہ آئندہ قسط مین ہم بطریق فضائل اس الزام عنادی کو دامن عصمت نفس رسول سے برطرف کرینگے اور اسکے بعد پھر ہم بعد تحریم خمر وہ سکر کی حالت حضرت عمر مین روایات صحیحہ سے دکھا دین گے کہ ہمارا معاند نگار بھی ہاے وہوے مستانہ سے باز نہ رہ سکے گا۔

(مدیر خاص)

یادش بخیر [سال گذشتہ بھی ہدیۂ شعبان نمبر تین جزو کا بغیر اضافہ قیمت خریداران سہیل کی خدمت مین حاضر کیا گیا تھا اگلی بار بھی اسی حجم کے ساتھ حاضر خدمت ہوتا ہے ممکن تو ہے کہ سہیل کی وضعداری انشاء اللہ خریداران سہیل کی وضع مین موثر ہو سکے۔

قوام مشکی طبی

تمباکو کے خالص ست مین خوشبودار اجزا شامل کرکے قوام تیار کیا جاتا ہے۔ اسکا جزو اعظم مشک و زعفران و خوش ذائقہ اجزا ہین۔ قوام تمباکو مین جسقدر اجزا شامل کئے جاتے ہین انکی تاثیر گرم ہوتی ہے۔ لہذا مسالون کی تاثیر اور تمباکو کے مزاج کو معتدل بنانے کیلئے اصول طب کے لحاظ سے مصلح اجزا شامل کیے گئے ہین تاکہ تمباکو اور مسالونکی حدت مین کمی ہو جائے۔ پان کے ساتھ ذراسا قوام کھانے سے پان نہایت لذیذ و خوش ذائقہ و خوشبودار ہو جاتا ہے نہایت مقوی و مفرح دل و دماغ ہے۔ اور پان ختم ہونے پر مشک و زعفران وغیرہ کی خوشبو اور تمباکو کا مزہ باقی رہتا ہے۔

طبی قوام تمباکو سے بڑھکر پان خوش ذائقہ بنانے والی کوئی چیز نہین ہے بڑے بڑے راجہ مہاراجہ روسا و شرفا اسکی قدر کرتے ہیں۔ اگر آپنے کبھی بطور آزمائش بھی ہمارے یہان سے قوام مشکی طبی منگوالیا تو پھر اسکی خوبیان مجبور کرینگی کہ آپ ہمیشہ اسی طبی قوام کو استعمال کرین۔ قیمت فی تولہ عه/ ۵ تولہ کی خریداری پر محصولڈاک معاف

ملنے کا پتہ

فدا اینڈ کو، فدا بلڈنگ، وکٹوریہ اسٹریٹ، لکھنؤ

سہیل یمن نمبر ۱ جلد (۱)

اگر کوئی صاحب بیچنا چاہین تو ہم اُسکے واسطے آٹھ آنہ کے ٹکٹ حاضر خدمت کرنے کیلئے تیار ہین

الکاظم

تاریخ امام موسی کاظم علیہ السلام ۶/

ہدم الاساس۔ تحقیق جدید قرطاس ۵/

تشریح الاحکام۔ شرح میراث شرائع الاسلام ۸/ عه

شیعہ سنی کے مناظرہ پر تحقیقی نظر ۶/

سہیل یمن جلد اول

کی اگر ضرورت ہو اور دینی مجاہدات کے دیکھنے کی خواہش ہو تو دفتر سے طلب کیجئے

مجلد چار روپیہ للعه/

غیر مجلد ۸/ ۳

محصول بذمہ خریدار

مینجر سہیل یمن وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

فہرست کتب مفت طلب فرمایئے

ہمدردان ملت!!

"نظامی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ"

آپکا قومی پریس ہی شیعوں مین پہلا پریس ہی جسنے پانچ سال مین حیرت انگیز ترقی کی ہی جسکا سبب صرف خط کی پاکیزگی چھپائی کی نفاست اجرت مین کفایت وعدہ کی پابندی ہی آپکا قومی فرض ہے کہ اس پریس کو یاد رکھئے

کام کی زیادتی کیوجہ سے پریس نے برقی مشین خرید لی ہی جسکی وجہ سے کام جلد سے جلد او ربہتر سے بہتر انجام پاتا ہی

نقل تحریر کاسر تعمید حجۃ الاسلام مولانا سید نجم الحسن صاحب قبلہ دام برکاتہم

نظامی پریس کا کام مجھے بہت پسند ہی یہی سبب ہے کہ میں اپنی کتابین وہان چھپواتا رہتا ہون خط اور چھپائی دونون قابل قدر ہین × نجم الحسن عفی عنہ

مختصر فہرست مطبوعات نظامی پریس لکھنؤ

حمائل شریف لاکٹ تعویذی وضع پون انچ طول سوا انچ وزن مع ڈبیہ (خالص چاندی) بچون کے گلے مین ڈالنے کیلئے نہایت موزون وحافظ لمبیات مع ڈبیہ پانسو عہ

حمائل شریف مترجمہ مولانا فرمان علی مجلد ۔ غیر مجلد ... عہ

معراج الکلام مجموعہ مراثی جناب اوج مرحوم ... عہ

مثنوی چشمہ نور مولوی نظیر حسن صاحب عہ

آیات محکمات جواب "آیات بینات" (مولوی سید امیر حسن صاحب) برادر حقیقی مصنف کتاب آیات بینات روزمرہ سلیس اردو مین نہایت مہذب طریقہ سے جواب دیا ہے اسپر طباعت کی عمدگی نے چار چاند لگا دیے ہین مجلد ۔ غیر مجلد عہ

شفیع محشر لسان الہند جناب محشر لکھنوی کے قصائد مدح ائمہ کا مجموعہ عہ

زمزمۃ الحجاج ۔ ۸

بزم ایران مولفہ جناب آقا محمد رضا طباطبائی الیزدی (فارسی) علماء ادب حاضر جوابی وبدیہہ گوئی مین بے نظیر کتاب ہے ۲۴ جزو ۵۵ پونڈ کاغذ پر نہایت عمدہ طبع ہوئی ہی کہ ایڈیٹر رسالہ خیابان نے لکھا ہی کہ شاید ہندوستان مین اس سے بہتر چھپی ہو غیر مجلد ۔

تاریخ الاسما ر تاریخی نام [illegible]

سفرنامہ قسطنطنیہ عراق ایران از جناب سید حسن عسکری صاحب بی اے ڈپٹی کلکٹر

جملہ خط وکتابت بنام محمد جواد پروپرائٹر نظامی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ کے نام ہونی چاہیے

باہتمام محمد جواد نظامی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ مین چھپا در سید نواب علی ایڈیٹر وپبلشر نے دفتر سہیل یمن وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ